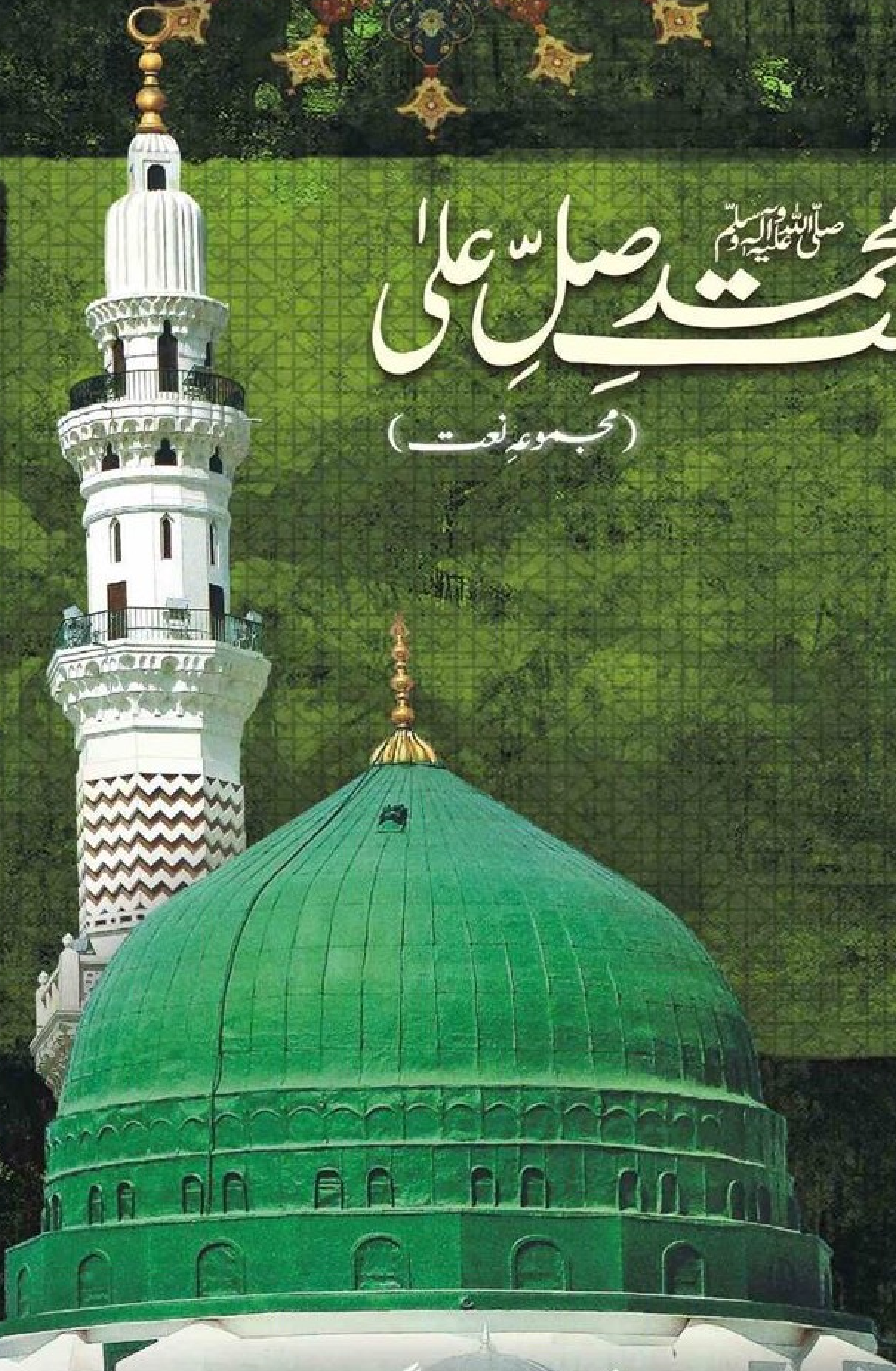
نعتِ محمد ﷺ صلِ علیٰ

(مجموعۂ نعت)



شہزادؔ بیگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلِ علیٰ

(اردو نعتیہ مجموعہ)

شہزاد بیگ

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا



غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

غالب

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلِّ علیٰ

شہزاد بیگ

اکائی

فیصل آباد

+ 92 (0) 300 791 7220

ekai.publishers@gmail.com

isbn 978-969-9132-30-8

ناشر	:	پرویز خالد شیخ
اشاعت اوّل	:	2019
کتاب	:	نعتِ محمدؐ صلِ علیٰ (اردو نعتیہ مجموعہ)
شاعر	:	شہزاد بیگ
کمپوزنگ	:	محمد عطا بیگ
طباعت	:	رضمی پرنٹرز
سرورق	:	شکیل طلعت
تزئین	:	ڈاکٹر شبیر احمد قادری

اکائی فیصل آباد۔ لاہور

+ 92 (0) 300 7917220

ekai.publishers@gmail.com



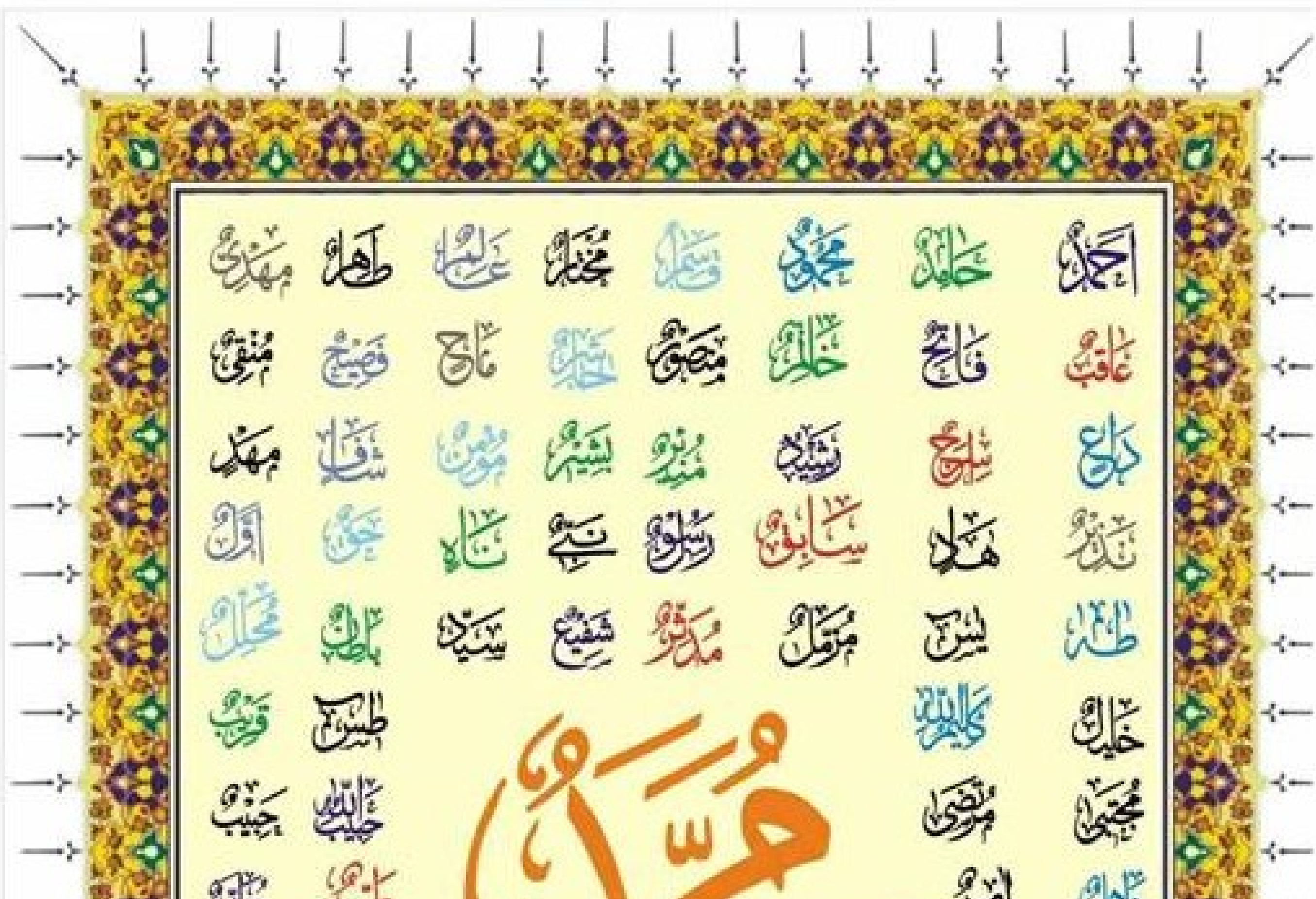
نسبت

نبیٔ معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

جن کی ذات وجہِ تخلیقِ کائنات بنی۔

تعارف

نام	محمد شفیق شہزاد
ادبی نام	شہزاد بیگ 041 8405155, 92 300 7917220
ولدیت	مرزا محمد علی (مرحوم)
پیدائش	7-جولائی 1967
جگہ	فیصل آباد
ادبی سرگرمیاں	بانی سیکریٹری "مجلس معین ادب" 90ء۔فیصل آباد
	سیکریٹری "نعت اکیڈمی" 16ء۔فیصل آباد
	بانی سیکریٹری "اکائی" 93ء۔فیصل آباد
پتہ	"مسٹر بیگ پرنٹرز" مکہ سنٹر 12-پریس مارکیٹ،فیصل آباد
رابطہ	مکان نمبر 5/A233 احمد آباد (گلستان کالونی) فیصل آباد
	ekai.publishers@gmail.com



محمد
احمد
حامد
محمود
مختار

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

فہرست عکسِ تحریر

نقد و نظر

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	23
محمد افسر ساجدؔ	25
ڈاکٹر انعام الحق جاویدؔ	27
جلیل عالیؔ	29
ناصر علی سید	30
سید زبیب مسعود شاہ بخاری	31
تنویر سحرؔ	32
کوثر علیؔ	33
زاہد فخریؔ	36
سرور حسین نقشبندی	37
ڈاکٹر شبیر احمد قادری	38
پروفیسر محمد طاہر صدیقی	39
پروفیسر ریاض احمد قادری	41
مدعاِ شاعر	43

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے نبیؐ نے ہر خطے میں دستک دی 45
عربی عجمی ہر لہجے میں دستک دی

ہر شے میں دلکشی ہے محمدؐ کے شہر میں 47
ہر چیز دیدنی ہے محمدؐ کے شہر میں

نعتِ نبیؐ کی بارشیں مجھ پر اُتر پڑیں 49
صلِ علیٰ کی رحمتیں مجھ پر اُتر پڑیں

میری دنیا کو اجالا آپؐ نے 51
بحرِ عصیاں میں سنبھالا آپؐ نے

جب بھی ذکرِ رسول ہوتا ہے 53
ہر نفس پھول پھول ہوتا ہے

جب بھی نعتیں کشید کرتا ہوں 55
رات دن پھر تو عید کرتا ہوں

کتنی دلکش لکھی ہوئی ہے نعت 57
آنکھ کھلتے کہی ہوئی ہے نعت

عاصیوں میں شمار ہوں آقا 59
آپؐ سے شرمسار ہوں آقا

نعتِ احمدؐ لکھوں میں صلِ علیٰ 62
اپنی ابجد لکھوں میں صلِ علیٰ

نور باری نگارِ نعت کی ہے 63
زندگانی نثارِ نعت کی ہے

یہ مرا آخری حوالہ ہے 65
مدحتِ شاہؐ میں جو ڈھالا ہے

میں مدینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا 67
یعنی جینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

شہِ لولاکؐ کی رحمت سے میں لکھ لیتا ہوں 69
عشق والا ہوں عقیدت سے میں لکھ لیتا ہوں

بہت دل کشا ہے ہوائے مدینہ 71
دوبارہ پلٹ کر ہم آئے مدینہ

رہِ نبیؐ میں سرِ انتظار ہیں نعتیں 73
اسی لئے تو سبھی یادگار ہیں نعتیں

رکھا جو مری آپؐ نے غربت کا بھرم ہے 75
یہ آپؐ سے آقا مری چاہت کا بھرم ہے

آپؐ نے جس جگہ قیام کیا 77
ذرّے ذرّے نے احترام کیا

طیبہ کی سمت جاتے سفینے میں بیٹھ کر 79
میں نعت لکھ رہا ہوں مدینے میں بیٹھ کر

جس طرف سیدِ ابرارؐ چلے جاتے ہیں 81
مسجد و منبر و مینار چلے جاتے ہیں

ہر وقت جو ہونٹوں پہ مرے حرفِ دعا ہے 83
سرکار کی رحمت ہے یہ سب اُنؐ کی عطا ہے

میرے چاروں طرف حضورؐ حضورؐ! 85
آپؐ ہیں آسماں کا نُور حضورؐ!

جو چل رہی ہے ازل سے ہوا مدینے کی 87
عطا ہمیں بھی ہو بادِ صبا مدینے کی

مدینہ ربّ کی رحمت کا نگر ہے 89
قبولِ حق دعاؤں کا یہ گھر ہے

مرے نبیؐ کا خزانہ بھی انتہا تک ہے 91
مری دعا و تمنا بھی انتہا تک ہے

عزّت مجھے سب شاہؐ دو عالم سے ملی ہے 93
اس دل کا جو رستہ ہے مدینے کی گلی ہے

بس گیا جب سے مرے دل میں مدینے والاؐ 95
مل گیا خوب سلیقہ مجھے جینے والا

دیارِ شاہؐ کی نسبت سے سرخرو ہوا ہوں 97
درود پاک کی رحمت سے سرخرو ہوا ہوں

لکھی جو نعت تو دنیا سنور گئی میری 99
میں کم نصیب تھا قسمت نکھر گئی میری

مجھ پہ رحمت کا در کھول دیں یا نبیؐ 101
یہ مرے بال و پر کھول دیں یا نبیؐ

کہوں جب نعت تو آقا مجھے ایسی روانی دے 103
مرے الفاظ کو تاثیر دے اور خوش بیانی دے

درود پڑھتا چلا جاؤں میں مدینے میں 105
فرشتے ساتھ کھڑے ہوں سبھی قرینے میں

عشقِ نبیؐ سے دل میں ہلچل ہو جائے 107
جس دم گہرا رات کا آنچل ہو جائے

طیبہ کی تو گلیوں کا نشہ اور ہی کچھ ہے 109
مدحت میں مچلنے کا مزا اور ہی کچھ ہے

ہر سانس مدینے میں عبادت کی سند ہے 111
مدحت میں جو ڈوبی ہے محبت کی سند ہے

جینے کا ہم کو کوئی سلیقہ عطا کریں 113
حق بندگی کا ہم بھی کبھی تو ادا کریں

زمانے سے نہیں شاہِ شہاں سے نسبت ہے 115
جو اوّلیں ہے مجھے اُسی کی عطا کی چاہت ہے

فراق و ہجر کا سارا ملال ہے آقاؐ 117
ہر ایک وقت یہ دل کو خیال ہے آقاؐ

مدحت و نعت کی بدولت ہے 119
اپنے لہجے میں جو حلاوت ہے

کوئی ایسا ہنر عطا کر دے 121
خاک ہوں عرش کی ہوا کر دے

آپؐ کی جستجو میں رہتا ہوں 123
حالتِ سرخرو میں رہتا ہوں

لفظ یاقوت بنے فکر نگینہ بن جائے 125
کارِ مدحت جو عقیدت کا قرینہ بن جائے

حرم میں آنکھ ہے دل ہے مِرا مدینے میں 127
عجیب کیف ہے حُبِ نبیؐ میں جینے میں

ہوتی ہے مجھ پہ اس لئے رحمت حضورؐ کی 129
کرتا ہوں صبح و شام میں مدحت حضورؐ کی

میں ہوا صاحبِ ایمان رسولِ عربیؐ 131
جب ہوا آپؐ پہ قربان رسولِ عربیؐ

جو مرے پاس ہے دنیا کو دکھانے کے لیے 133
اصل میں حبِّ مدینہ ہے کمانے کے لیے

مجھ کو سرکار نے بلند کیا 135
آپؐ کے پیار نے بلند کیا

بزمِ ہستی میں یوں رواں ہے نعت 137
اُنؐ کی مدحت کا اک جہاں ہے نعت

آپؐ کی چاہ میں نکھار آیا 139
میرے دل کو بہت قرار آیا

کتنی دلکش ہے سرگار ذات آپؐ کی 141
شہرِ بطحا کی گلیوں میں جہات آپؐ کی

ہر طرف ہے معطر جو باس آپؐ کی 143
ہر زمانے کو حاصل ہے آس آپؐ کی

زندگی بھر کا سفر صرف مدینے کے لئے 145
کتنا خوش بخت ہے آغاز یہ جینے کے لئے

اِک کرم خاص محمدؐ کے سفینے سے ہوا 147
دور منجدھار سے میں کتنے قرینے سے ہوا

مدحتِ سیدِ سرکارؐ کیے جاؤں گا 149
جتنا ممکن ہوا ہر بار کیے جاؤں گا

نعت اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی 151
ذات اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی

ازل سے تا بہ ابد نعت آرزو ہے مری 153
رسولؐ پاک کی مدحت ہی آبرو ہے مری

پیش نظر جو کی ہے محمدؐ کی نعت ہے 155
جو لکھ رہا ہوں سیدِ مرسلؐ کی بات ہے

آقا جو بڑے ہیں مری نسبت بھی بڑی ہے 157
مجھ جیسے نکمے کی عقیدت بھی بڑی ہے

توبہ کا در کھلا تھا مدینے کے نگر میں 159
کیا کچھ ہے نظر آیا مدینے کے سفر میں

میرے گھر کا ہو جو در شہرِ مدینہ کی طرف 161
جم رہے میری نظر شہرِ مدینہ کی طرف

جیسے جہان سارا یہ ایوانِ نعت ہے 163
ہاتھوں میں اس طرح مرے دیوانِ نعت ہے

یہ عطا مجھ پہ سدا رحمت باری کی ہے 166
دل وجاں سے جو شہؐ نعت نگاری کی ہے

عشق ہمارا اور بھی کامل ہو جائے 167
الفت اُنؐ کی گر جو حاصل ہو جائے

آنکھوں میں ہیں جو اشک عبادت مرے آقا 169
ہے دل میں ندامت ہی ندامت مرے آقا

وردِ زباں ہے نعتِ محمد صلِ علیٰ 171
میری اذاں ہے نعتِ محمد صلِ علیٰ

اب تو آقا کی دید ہو جائے 173
صبح کل میری عید ہو جائے

اظہارِ تشکر عرضِ ناشر پرویز خالد شیخ 175

طیبہ کی ہواؤں سے مسلسل ہے جو رغبت
آنکھوں سے چھلکتا اسی نسبت کا بھرم ہے

نعتِ محمد صلِّ علیٰ

پر دنیائے نعت کے موقر اہل قلم کے تاثرات



مدینہ ربّ کی رحمت کا نگر ہے
قبولِ حق دعاؤں کا یہ گھر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت نگاری کی صلاحیت ہر شاعر کا مقدر نہیں کیونکہ یہ صرف عروضی عشق نہیں، بلکہ یہ توفیق ہے جس کے مستحق چند افراد ہی ہوتے ہیں یہ ایک خصوصیت ہے ایک کرم ہے اور ایک جذبات کے پاکیزہ ہونے کی دلیل ہے۔

نعت پاکیزہ خیال اور نیک جذبات ہی کا اظہار ہے بڑے بڑے شاعر اس سے محروم رہے مگر جن میں یہ صلاحیت بیدار ہوئی وہی نعت گو ہونے کا شرف پا سکے۔

شہزاد بیگ ایک ایسے ہی توفیق یافتہ انسان ہیں جو نعت سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مستحق قرار پائے ہیں شہزاد کی عقیدت دیدنی ہے اور اس کا اظہار ایک امتیاز ہے عشق و مستی کے رنگوں میں رنگے ہوئے الفاظ ایک قرینے کے ساتھ لکھے گئے ہیں ہر شعر داخلی وارفتگی کا مظہر ہے شہزاد کا زیادہ تر موضوع مدینہ کا تذکار ہے وہ ہمہ تن مدینہ منورہ کی طرف کھچے جاتے ہیں اور مقدس فضا کی کرم فرمائی سے سرشار ہیں، نعت کا پیشِ نظر مجموعہ ''نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ'' محبت کے ہر رُخ کا پتہ دیتا ہے مگر مرکزی موضوع دیارِ مدینہ اقدس ہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نعت گوئی کی صلاحیت کو اور احباگر کردے اور شہزاد ہر صورت دیارِ مدینہ کا راہی رہے۔ آمین

مدینہ منورہ کے حوالے سے چند اشعار۔۔۔۔

میں آپؐ کا ہوں فقط نعت ہے مرا ورثہ
ہے میرے دِل میں تڑپ بے بہا مدینے کی

دِل کو سکوں ملا مری آنکھوں کو روشنی
کس درجہ تازگی ہے محمدؐ کے شہر میں

کچھ دِن قیام شہرِ مدینہ میں کیا کیا
جینے کی سب حقیقتیں مجھ پر اتر پڑیں

آخری اب تو تمنا ہے تو اتنی شہزادؔ
جائیں ہم بارِ دگر شہرِ مدینہ کی طرف

اور یہ خواہش۔

اک عمر سے یہی ہے مرے دل کی آرزو
مجھ کو بھی ہو نصیب زیارت حضورؐ کی

اسی نوعیت کے متعدد اشعار اس مجموعہ میں ہیں یہ شہزادؔ کا ذہنی جھکاؤ ہے جو ثمر بار ہے۔

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
سابق وائس چانسلر
محی الدین یونیورسٹی
آزاد کشمیر

شہزاد بیگ کا ادبی سفر کم وبیش تین دہائیوں پر محیط ہے لمحہء موجود میں وہ ایک جانے پہچانے شاعر، ادیب، ناشر، ایونٹ ارینجر، ادبی ریسورس پرسن اور مقرر تسلیم کیے جاتے ہیں۔

''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' شہزاد بیگ اولین نعتیہ مجموعہ ہے جو جلد منصۂ شہود پر آرہا ہے نعت ایک انتہائی پاکیزہ اور متبرک صنف ادب ہے جس کا مرکز و محور آنحضور پیغمبر اسلام، نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔ شہزاد بیگ کا نعتیہ کلام نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عشق و عقیدت کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے جس کے توسط سے وہ بھی نعت نگاروں کے موقر حلقہ میں شامل ہو گئے ہیں فیصل آباد کو شہرِ نعت اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں فی زمانہ صنف نعت کے معتبر و معروف شعراء کرام اور تذکرہ نگاروں کا قیام رہا ہے ان میں خلیق قریشی، منظور احمد منظور، حافظ لدھیانوی، صائم چشتی، ڈاکٹر احسن زیدی، اختر سدیدی، آصف بشیر چشتی، ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر عارف رضا، ڈاکٹر انور محمود خالد، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، امیر نواز امیر، کوثر علی، ڈاکٹر شبیر احمد قادری، ڈاکٹر افضال احمد انور، پروفیسر ریاض احمد قادری، ثناء اللہ ظہیر، ڈاکٹر اصغر علی بلوچ، علامہ ضیا حسین ضیا اور دیگر شامل ہیں شہزاد بیگ کا معتبر نام بھی اب اس فہرست کا حصہ بن گیا ہے۔

شہزاد بیگ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور فضائے مدینہ منورہ میں مکمل استغراق سے یہ نعتیں قلمبند کیں ہیں مجھے امید ہے کہ ان

کا یہ نعتیہ مجموعہ نعتیہ ادب میں ایک گراں قدر اضافہ شمار ہوگا۔
ان کا نمونہ کلام ملاحظہ کیجئے:

قدسیوں کے جلو میں ہوتا ہوں
نعت کا جب نزول ہوتا ہے

مدینہ مدینہ ، مدینہ مدینہ
ہے جینے کا مقصد ثنائے مدینہ

میرے لکھے کا یوں بھرم رہ جائے
شعر خود ہی کشید ہو جائے

یہ منزلِ عقبیٰ بھی بڑی چیز ہے شہزاؔد
حاصل جسے عقبیٰ ہے یہ جنت کی سند ہے

محمد افسر ساجدؔ

لیسٹر۔انگلینڈ

شہزآد بیگ شفاعتِ رسول پاک کا طلب گار

شہزآد بیگ ایک ہنر مند اور ثمر مند شاعر ہے۔ اردو کے موجودہ دور کی مقبول اصنافِ سُخن بشمول نعت و منقبت، غزل اور نظم نگاری کے میدان میں شہزآد بیگ نے خوشگوار سلیقے سے شعر کہے ہیں اور لمحہٗ موجود کے شعراء میں اپنی پہچان بنانے میں کامیاب رہا ہے۔

شہزآد بیگ کا زیرِ مطالعہ نعتیہ مجموعہٗ کلام ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' شہزآد کے حسنِ بیان اور عقیدت کا عاجزانہ اظہار ہے۔ نعتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سُنتِ الٰہی اور اتباعِ ربِ جلیل ہے۔ اس کائنات کا ہر گوشہ اور نُور و نکہت کے یہ سب سلسلے محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک ہستی کا فیضان ہیں جنھیں رحمۃ اللعالمین اور محسنِ انسانیت بنا کر بھیجا گیا۔

نعت نگاری کی جدید تاریخ نے ذکرِ رسول محتشم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اہلِ قلم کے اظہارِ سخن کے لیے ذریعۂ نجات بنا دیا۔ محبّی شہزآد بیگ بھی قافلۂ نعت نگاراں

میں اپنی عقیدتوں کی کتاب تھامے دربارِ الٰہی میں شفاعتِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طلب گار دکھائی دیتا ہے۔ شہزاد بیگ نے اپنی ان نعتوں میں اپنے عجز کا اظہار آنسوؤں کے قلم سے کیا ہے اور اپنے قلب کی باطنی طہارت سمیت اپنے عہد اور اپنے وطن کے احوال و حالات کا مقدمہ بھی پیش کیا ہے۔ اس کی نعتوں میں اس کے دل کا اخلاص جھلکتا ہے اور یہ بات توفیق کے بغیر کسی قلم کار کے حصے میں نہیں آتی۔ شہزاد بیگ نے مدحتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف، آپؐ کے کمالات، پیغام حقانیت، فلسفۂ تخلیقِ انسانیت، آپؐ کی سیرتِ پاک، آپؐ کی حیاتِ طیبہ اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمودات کو اپنے تخلیقی بیانیے کا حصہ بنایا ہے اور اثر انگیز نعتیں کہی ہیں۔

میرے نبیؐ نے ہر خطے میں دستک دی
عربی، عجمی ہر لہجے میں دستک دی

سب سے آخری دستک تھی یہ دنیا میں
اس لیے آپؐ نے ہر خطّے میں دستک دی

میں شہزاد بیگ کو اس نعتیہ مجموعۂ کلام کی اشاعت پر دل سے مبارک پیش کرتا ہوں اور مزید کامیابیوں کے لیے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر انعام الحق جاوید

چیرمین، اکادمی ادبیات (قائم مقام)
مینیجنگ ڈائریکٹر این بی ایف

تشکیلِ پاکستان کی تہذیبی برکات میں ایک خاص حوالے سے سب سے اہم پہلو نعت گوئی کا احیا ہے۔ وطنِ عزیز میں جس کثرت سے نعت لکھی گئی اور لکھی جا رہی ہے اس نے بجا طور پر اسے قریہ نعتِ محمدؐ بنا دیا ہے۔ بے شک روایتی انداز کی نعت کا رجحان زیادہ ہے جسے حصولِ ثواب کی تمنا اور نعت کے طرحی مشاعروں نے بہت بڑھاوا دیا ہے۔

تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ ایسے تخلیقی شعراء کی بھی کمی نہیں، جو نعت کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور انہوں نے ایسی ایسی تخلیقی نعتیں لکھیں کہ اب نعت نگاری کو ایک باقاعدہ شعری ادبی صنف ماننے میں تحفظات نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں۔

بیشتر تخلیقی شعراء کے دامانِ سعادت میں دو دو چار چار نعتیں ہی ہوں گی۔ ان میں ایسے شعراء بہت کم ہیں جو پورے پورے نعتیہ مجموعوں کی اشاعت کا اعزاز رکھتے ہوں۔

شہزاد بیگ مبارک کے مستحق ہیں کہ وہ بھی اس مختصر فہرست میں شمولیت کا مرحلہ طے کر رہے ہیں۔ اس مرحلے کے تقاضوں میں ایک خاص درجے کی فنی پختگی اور ندرتِ خیال کا اثاثہ نہایت ضروری ہے جس سے اظہار کی ادبی قدر و قیمت متعین ہوتی ہے۔

جلیل عالی

(تمغۂ امتیاز)

شہزاد بیگ کے عقیدت اور محبت سے شرابور نعتیہ کلام کو پڑھ کر بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اس سچے عاشق رسول کے فن اور زندگی میں مولا کریم بہت برکت ڈالے۔ شاعری کے پہلے پہلے ذائقے چکھنے کے بعد نعت کی طرف اس طور مائل ہونا کہ پورا ایک مجموعہ ترتیب دیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمت اور سعادت اسے خدائے بخشندہ نے بخشی ہے۔ ورنہ تو نعت کا ایک شعر کہنے میں بھی اعصاب جواب دے دیتے ہیں کہ ہمہ وقت "۔۔۔۔ با محمدؐ ہوشیار" کی تلوار سر پر لٹکتی رہتی ہے ذرا سا شاعر چوک جائے تو ساری ریاضت بے معنی ہو جاتی ہے۔۔

خیر مجھے شہزاد بیگ کے نعتیہ مجموعے "نعتِ محمد صلِ علیٰ" کے نعتیہ کلام میں ان کے جذبات، احساسات اور محسوسات کی سطح بہت بلند لگی

عشق بہر حال ایک ایسا جذبہ ہے جو ایسے ایسے منطقوں کی سیر میں آپ کو شریک کرنے لگتا ہے جو آپ کی سوچ کی حدوں سے ماورا ہوتے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ محبت سے بھیگا نعتیہ مجموعہ بارگاہِ رسالت مآب میں شرفِ قبولیت حاصل کر لے اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ پا لے۔

ناصر علی سید

(تمغۂ امتیاز)

لائل پور موجود ''فیصل آباد'' کی سرزمین شعری، فنی، ادبی، ثقافتی، تحقیقی، تخلیقی، تہذیبی اور تمدنی اعتبار سے بہت زرخیز ہے۔۔۔

اس شہر نے فنونِ لطیفہ کے تقریباً ہر شعبہ میں بہت سے مشاہیر پیدا کئے ہیں۔۔۔اسی تسلسل میں شعبہ نعت میں بڑے لوگ پیدا ہوئے جن میں مرحوم حافظ لدھیانوی، عبدالستار نیازی اور موجودہ میں ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی اور دیگر ایسی کئی نعتیہ شخصیات جن کے سبب فیصل آباد" شہرِ نعت" کہلایا۔۔۔

برادرم شہزاد بیگ اسی نعتیہ روایت کے پروردہ اور نمائندہ شاعر ہیں۔۔اُن کی نعت میں جذبے کا وفور اور جذبات کی ایسی کشش ہے جو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور کیوں نہ کرے کہ بات دِل سے نکلے تو دِل پر دستک تو دے گی۔

''از دل خیزد، بر دل ریزد'' اُن کی بعض نعتوں کو پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے کہی نہیں کہلوائی گئی ہیں۔۔۔اور یہ بہت بڑی عطا ہے۔۔۔

میری دعا ہے کہ ان کا یہ نعتیہ مجموعہ ''نعتِ محمد صلِّ علیٰ'' بارگاہ رسالت میں مقبولیت حاصل کرے اور بروزِ حشر ان کی شفاعت کا سبب ٹھہرے۔۔آخر میں ان کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

ایسی خوشبو آئی شہر مدینے سے
جس نے دِل کے ہر گوشے میں دستک دی

سیّد زبیب مسعود شاہ بخاری

(تمغۂ امتیاز)

حمد، نعت اور منقبت کوئی بھی شاعر آسانی سے نہیں کہہ سکتا، اس میں بہت باریکیاں ہوتی ہیں ہر لفظ بہت غور و فکر کر کے رکھا جاتا ہے جہاں تک میرا خیال ہے شہزاد بیگ پاکستان کے نعت کے ممتاز شاعروں میں شمار ہوتے ہیں انکے نعتیہ کلام میں ممتاز شعراء کرام کا رنگِ سخن عیاں ہوتا ہے اور کہیں کہیں محترم حفیظ تائب کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔

اس وقت ان کی کتاب ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' میرے سامنے ہے جس کی ہر نعت لاجواب اور عمدہ ہے کتاب کا ہر صفحہ روشن نظر آرہا ہے ان کا یہ شعر مجھے بہت پسند لگا ہے۔

ایسا لگتا ہے مدینہ ہوئی سب کی منزل
چل پڑے سارے بشر شہرِ مدینہ کی طرف

سبحان اللہ کیا لاجواب اور عمدہ خیال ہے اس ایک شعر سے ہی شاعر کی تخلیقی اپج اور علمی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس قدر تابندہ تخیلات اور عقیدتوں پر مشتمل کلام شاملِ کتاب ہے جب کہ ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' کی تمام نعتیں دل و نظر میں گداز پیدا کرتی نظر آتیں ہیں اور روح کو معطر کرتی محسوس ہوتی ہیں۔

پروردگار شہزاد بیگ کے علمی اور ادبی صلاحیتوں میں اور اضافہ فرمائے اور ان کا نام دنیائے ادب میں جگمگاتا رہے۔ آمین

تنویر سحری

رام پور (یوپی) انڈیا

نعت کی گفتگو بھی نعت نگاری ہے

نعت کہنا نعت پڑھنا نعت سننا ہمیشہ سے میرے لئے باعث سعادت و افتخار رہا ہے اللہ پر ایمان تو جیسا بھی ہے ہر کسی کا ہے لیکن حضور پر ایمان عین منشائے الٰہی ہے لوگ حضور کا ذکر سن کر جتنا خوش ہوتے ہیں یہی ان کے ایمان کی برہان بیّن ہے حضور پر ایمان کو فروغ دینے میں آج تک زبان و بیان کے تمام تر ذرائع استعمال کیے گئے ہیں لیکن نعتیہ شاعری نے عوام الناس کے دلوں کو جس طرح گرمایا ہے کسی اور طرزِ اظہار کے حصہ میں نہیں آیا۔

قدماء تو اپنے مجموعہ کا آغاز ہی حمد و نعت سے کرتے تھے لیکن اس دور میں جس قدر نعتیہ دواوین منصۂ شہود پر آئے ہیں اور آ رہے ہیں اس دور کی برکات و حسنات کا طرہ ٔ امتیاز ہے میرے خیال میں یوں موجودہ دور حضور کے دور کے زیادہ قریب ہوگیا ہے ان حالات میں شہزاد بیگ کے نعتیہ مجموعہ "نعتِ محمد صلِ علیٰ" کا اشاعت پذیر ہونا معمولی واقعہ نہیں۔

میں نعت نگاری کے بارے میں کچھ لکھنا نعت نگاری ہی شمار کرتا ہوں صد شکر کہ شہزاد بیگ کی نعتیہ کتاب کے بارے میں رائے دیتے ہوئے میرا دل فرطِ انبساط سے سرشار ہے اور سر فخر سے بلند ہو رہا ہے کہ حضور کی شان اور شان کے بیان میں کہے گئے اشعار کا جائزہ اور ستائش میرے نصیب میں آئی ہے ہم نعت غزل کے پیرایہ میں تخلیق کرتے ہیں اس لیے ان میں تغزل کی موجودگی اسے آسمانِ شاعری پر لا کھڑا کرتی ہے۔

شہزاد بیگ ایک طویل عرصہ سے شاعری کر رہے ہیں ان کے مداحوں کا ایک وسیع و دقیع حلقہ ہے دیکھنے میں ان کی نعتیہ شاعری کل کی بات لگتی ہے لیکن ایسا ہے نہیں۔ یہ اندر ہی اندر نعت لکھتے رہے اور آج ان کا کلام شہود پر آ گیا ہے۔

میں نے ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' کو لفظ لفظ دیکھا ہے اور ان کی نعتیہ شاعری میں ایک عجیب انداز پایا ہے یہ روایتی نعت نہیں اسلوب تازہ ہے اور مضامین بھی نو بہ نو ہیں عام طور پر ملکِ پاکستان میں ایک ہی طرح کی نعتیں کہی جا رہی ہیں لیکن شہزاد بیگ کی نعتیں چیزے دیگر کے ضمن میں آتی ہیں نعتیں تو یہ ہے ہی، لیکن ان میں حضورؐ سے قلبی اور روحانی محبت کا وفور بھی نکتۂ عروج پر ہے آپؐ کے پیغام کو پھیلایا گیا ہے آپ سے محبت کو دلوں میں اتارا گیا ہے کیوں کہ یہ کلام شاعر کے دل سے پھوٹا ہے اس میں رنگ بھی ہے خوشبو بھی ہے اور رس بھی یہ معمول کا کلام نہیں، خاص رحمت سے نوازا ہوا کلام ہے آپ کو کتاب کے ہر صفحہ پر نور و فور میں ڈبوئے ہوئے اشعار ملیں گے شہزاد بیگ جس در کا سوالی ہے وہاں سے اسے ''نہ'' نہیں ہوئی اور اس نے بھی ہر عطا کو سنوار بنا کر پیش کیا ہے نت نئی زمینیں ہیں نت نئے انداز ہیں نعتیہ شعور پہلی نہیں اس سے اگلی سطحوں کا حامل ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

مانگی ہیں میں نے ساری دعائیں حضورؐ سے
اس دل کی خستگی کے دفینے میں بیٹھ کر

روندتے جا رہے ہیں سب مجھ کو
راستے کا غبار ہوں آقاؐ

زمانہ جانتا ہے میرے کملی والے کو
شفاعتِ شہؐ والا بھی انتہا تک ہے

میری فردِ عمل میں تو کچھ بھی نہیں
اپنی بخشش کا در کھول دیں یا نبیؐ

سب سے آخری دستک تھی یہ دنیا میں
اس لئے آپؐ نے ہر گوشے میں دستک دی

کچھ یاد نہیں رہتا ہے اس شہر میں جا کر
اک عشقِ حقیقی ہے وہاں شام و سحر میں

میں اور بھی کئی اشعار بطور حوالہ پیش کر سکتا ہوں لیکن آپ خود پڑھیں اور پوری کتاب پڑھیں۔ آپ کو ایسے اشعار بکثرت ملیں گے جنہیں فی الواقع شعر قرار دیا جا سکتا ہے اور اگر آپ انہیں نہ پڑھتے تو ایک بہت بڑی سعادت سے محروم رہتے۔
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

کوثر علی

فیصل آباد

شہرِ نعت اور نعت رسول مقبول ﷺ

نعت رسول مقبول ﷺ کہنے کے لئے جس شوق و ذوق اور عشق کی شدت درکار ہوتی ہے اس کا اندازہ شہزآد بیگ کی نعتوں سے جھلکتا ہے۔ اس کی نعت کا ڈکشن بھی جدید اور بہت خوبصورت ہے یوں تو اس کی ساری نعتیں ہی اپنے اندر جاذبیت کی خوشبو لیے ہوئے ہیں لیکن جس نعت کی دستک نے میرے دل کا دروازہ کھولا ہے اس کا مطلع اور مقطع آپ کو بھی سنانا چاہتا ہوں،

میرے نبیؐ نے ہر خطے میں دستک دی
عربی، عجمی ہر لہجے میں دستک دی
ساری دنیا سوئی ہوئی تھی جب شہزآد
شاہِ اممؐ نے ہر کونے میں دستک دی

غزل سے نعت تک کا سفر محبوب سے محبوبِ خدا تک کا سفر ہے میں اس سفر سے لطف اندوز ہو چکا ہوں اس لئے جب بھی کوئی اس سفر پر گامزن ہوتا ہے مجھے بے حد خوشی ملتی ہے میں سچے دل سے دعا گو ہوں کہ شہزآد بیگ کی تمام نعتیں نہ صرف دربار رسالت میں قبول و مقبول ہوں بلکہ عاشقانِ محمدؐ کے دِلوں میں مستقل گھر بھی کرلیں۔ آمین

زاہد فخرؔی

لاہور

شہزاد بیگ کی شمع عجز وعقیدت

جناب شہزاد بیگ کی فکر اس شہر میں پروان چڑھی ہے جو شہر نعت کے نام سے جانا جاتا ہے یہاں کی مٹی نعت کی خوشبو سے مہک رہی ہے نعت کے افق پر طلوع ہونے والی بہت سی نابغہء روزگار شخصیات کا تعلق فیصل آباد سے ہے وہ شہرِ نعت کی ادبی سرگرمیوں کے ایک نمائندے کے طور پر جانے جاتے ہیں شاعری ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اور غزل بھی تواتر سے کہتے ہیں۔

ان کی نعت شعری تجربے اور ریاضتِ فن کی آئینہ دار ہے ان کے ہاں اظہار کا سلیقہ بھی ہے اور جذبے کا وفور بھی۔ نعت کہتے ہوئے وہ شمع عجز وعقیدت کی لو سے ایوان فکر میں چراغاں کرتے چلے جاتے ہیں رواں دواں بحور اور مترنم زمینوں میں کہی گئی ان کی نعتیں براہ راست سننے اور پڑھنے والے کے دل میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ سادگی و پرکاری سے مزین اور نت نئی ردیفوں کا سہولت سے کامیاب استعمال ان کی شعرگوئی پر دسترس کا غماز ہے نعت نگاری کی اس وقت مجموعی تخلیقی فضا اور خصوصا شہرِ نعت میں کثرت سے ظہور پذیر ہونے والی شاعری میں ان کی نعت اپنی ایک الگ خوشبو اور جداگانہ تشخص رکھتی ہے اور یہی میرے نزدیک ان کی انفرادیت ہے میں ان کے نعتیہ مجموعہ ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی توفیقات میں مزید اضافے کے لئے دعا گو ہوں۔

سرور حسین نقشبندی

(مدیر مدحت)

شہرِ نعت اور نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلِّ علیٰ

نعت کہنا، محبانِ مصطفٰے کے نزدیک ایک اجتبائی عمل ہے، نعتیہ شاعری مومن کے ربطِ باطنی کا ظاہری پیرایہ ہے اس میں دیدۂ تخیل سے زیادہ اپنے اندر کی آنکھ کو کُھلا رکھنا ہوتا ہے۔نعت، حرفوں اور لفظوں کے توسل سے حُبِ رسول کی روشنی عام کرنے کا عملِ خیر ہے۔

شہزاد بیگ کی نعت میں مرکزیت ان موضوعات کو حاصل ہے جو مشمولات کی ثروت مندی کی جانب اشارہ کررہے ہیں۔یہ نعتیں اُن کی کیفیاتِ دلی کی ترجمان ہیں، وہ غزل گوئی کے ''بیاباں'' سے نعت کی وادیٔ گُل میں داخل ہوئے ہیں اور اُن گلوں کی مہک سے مشامِ جاں کو معطر پاتے ہیں اس مہک کو اس کتاب میں شامل حرف حرف سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

گلستان مدینہ سے آنے والی بادِعطر فشاں کو صرف وہی لوگ محسوس کرسکتے ہیں جن کے مشامِ جاں، تہذیبِ غیر سے آلودہ نہیں ہوتے ،اور وہ اس کارنیک بیناد کو نشیب و انحداد سے اٹھ کر اوج وعروج کے زینے پر قدم رکھنے اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں شہزاد بیگ کی نعتیہ شاعری میں سرزمینِ اقدس سے محبت کے انمٹ نقوش صاف دیکھے جاسکتے ہیں۔

شہزاد بیگ کے اس مجموعہء نعت کی پیشکش اور اشاعت کے ذریعے اپنے ذہن کی بالیدگی کا سامان کرنے کی سعی کی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد قادری

(جی سی یونیورسٹی۔فیصل آباد)

خوش آمدید

شہزاد بیگ ادبی دنیا کا وہ نام ہے جس نے آسمانِ ادب پر کتنے ہی ستارے چمکتے دمکتے اور غروب ہوتے دیکھے ہیں۔ کتنے ہی شعری جگنو اور نثری تتلیاں جس کی پروردہ ہیں۔ جس کا قلم سطحِ قرطاس پر ہمیشہ جوہرِ صناعی کا مظہر رہا ہے۔ جو نقاشِ ادب بھی ہے اور مخدومِ ادب بھی۔ جو نت نئی تخلیقات کے لیے سدا متحرک رہا اور محرک بھی۔ شہرِ نعت کے بانیوں کے پس منظر میں جو ایک خاموش قوت اور تقویت بن کے رہا، آج اسے حلقۂ مدحت نگارانِ رسول ﷺ میں نہایت خوش گوار انداز میں شامل ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' شہزاد بیگ کا ایسا نورانی نگار خانہ اور مرقع ہے جسے عاشقانِ رسول ﷺ معطر و مقدس نگارشی وراثت کا تفاخر قرار دیتے رہیں گے۔

جب کسی شاعر کی فکر کا مصدر اور علم کے حصول کا ذریعہ حسیات، روایت، الہام، تعقل، ذاتی آراء اور وجدان کی بجائے قرآن مجید، اسوۂ رسول ﷺ اور سنتِ اصحاب بن جائے اور اس کے دل پر اسمِ محمد ﷺ کا مفہوم ''بہت زیادہ تعریف کیا گیا'' اپنی جملہ رعنائیوں کے ساتھ منکشف ہو جائے تو ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' جیسی تخلیقات بالضرور ظہور پزیر ہوتی ہیں۔ بقول جناب سید مختار گیلانی ''نعت گوئی کے اساسی اور اوّلین نظائر تو کلامِ الٰہی میں ملتے ہیں جبکہ دوسرے نمبر پر ہماری رہنمائی کے لیے سنگ میل کی حیثیت ان نفوسِ مقدسہ کی نعت گوئی رکھتی ہے جن کا شمار حضور اکرم ﷺ کے عالی مرتبت اقارب، باوفا صحابہ کرام، موردِ تطہیر اہل بیت عظام و رشاملانِ درود آلِ اطہار علیہم السلام اجمعین میں

ہوتا ہے۔ اصلاً انھی دو منابع کے مضامین و اسالیب کی خوشہ چینی کرتے ہوئے ، متاخرین نعت نگاران ، بقدرِ استطاعت خدمتِ نعت کی سعادت حاصل کرتے ہوئے ، نعت گوئیانِ محمدِ عربی ﷺ کی مبارک فہرست میں تو" (جس میں پہلا بابرکت نام اللہ رب العزّت کا ہے) اپنے اپنے نام کا اندراج کرواتے آرہے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔"

شہزاد بیگ کا مجموعۂ نعت میرے زیرِ مطالعہ ہے۔ بحرِ محامدِ مصطفیٰ ﷺ میں غواصی کی جو سعادت "نعتِ محمد صلِ علیٰ" کی صورت میں شاعر نے حاصل کی ہے ، وہ اُسی حقیقت کا مظہر ہے جس کا اظہار جناب سید مختار گیلانی نے کیا ہے۔ خوب صورت اور دلنشین اسلوب، قدیم و جدید رنگِ شاعری کی آمیزش ،فکری اور فنی خوبیوں کا امتزاج اور سب سے بڑھ کر عشقِ رسولِ اکرم ﷺ کے پر خلوص جذبوں نے اس نعتیہ مجموعے کے ہر ہر شعر کو یوں مذین کر دیا ہے کہ میرے قلب و نظر پر ایک منفرد اور مسحور کن کیفیت طاری ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کاوشِ جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور شہزاد بیگ کو اس کے تمام اقابرین سمیت اس کا ڈھیروں اجر عنایت فرمائے، آمین۔

پروفیسر محمد طاہر صدیقی
(قومی سیرت ایوارڈ یافتہ)

زائرِ شہرِ نعت شہزاد بیگ

جب شہرِ نبیؐ کی بارشیں دلِ شاعر پر اتر پڑیں تو وہ کس سہولت سے نعتِ نبیؐ لکھ لیتا ہے اس کا انداز "نعتِ محمد صلِ علیٰ" پڑھ کر ہوتا ہے جس کی اشاعت سے شہرِ نعت کے نعتیہ امکانات میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ یہ مجموعہ شہر مدینہ سے مدینۃ النعت کی طرف آتی ہوا خنک ہوا بن گیا ہے۔ یوں آبجوئے نعت سے اپنی تشنہ کامی مٹا کر سیراب ہونے والے خوش بختوں میں مدینۃ النعت کے معروف، کہنہ مشق اور زیرک شاعر محترم شہزاد بیگ بھی شامل ہو گئے ہیں۔

وادیٔ تغزل سے سمن زارِ مدحتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ان کی مراجعت اور ہجرت ان کی ان عقیدتوں، محبتوں، نجابتوں اور مودتوں کا ثمرِ لازوال اور ان پُر کیف ساعتوں کی دین ہے جو انہوں نے اہلِ نعت کی صحبت و خدمت میں گزاریں تین دہائیوں کی علمی ادبی اور فنی ریاضت کے بعد لالہ زارِ نعت میں آنا ان کے مدینۃ النعت سے مدینۃ الرسولؐ کی طرف مقدس سفر کا حاصل ہے۔ ان کی نعت فنی تازہ کاری، عقیدت و محبت کی سخن طرازی، عجز و نیاز اور کیف و سرور کے نشاط انگیز امتزاج اور عقیدت و شعور کے وجد آفرین ادبی تجربات کی غماز ہے۔

ان کے الفاظ محض الفاظ ہی نہیں بلکہ محبت و عقیدت کے جذبات ہیں جن میں تاثیر، لہجے میں خوش بیانی، بیان میں روانی اور اخلاص کی گل افشانی پائی جاتی ہے۔ انکے الفاظِ ثنا میں ان کا محبتِ رسولؐ سے بھرا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ان کی تمام تر توضیحات، ترجیحات اور کیفیات کا مرکز و محور شہرِ نبیؐ مدینہ ہے۔ مدینہ ان کی نعت کا خاص حوالہ ہے، مدینہ، مدینے والا، مدینے کے جلوے، مدینے کے مراتب بیان کرتے ہوئے ان کے تصور میں شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا جلوہ فگن رہتا ہے ان کی نعتوں میں زیادہ تر نعتیں انہی ردیفوں

میں کہی گئی ہیں جن میں مدینہ آتا ہے۔ مدینے سے اس وارفتگی اور دلبستگی کی وجہ سے ان کے کلام میں ایک خاص تاثر اور تاثیر شامل ہوگئی ہے جس کا ادراک وہی عشاقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرسکتے ہیں جن کی ابدی و ازلی منزل مدینۃ المنورہ ہے۔ مدینہ جن کے دل و جان میں بستا ہے۔ مدینہ شہرِ نبوت ہے، مقامِ محبت و عطا ہے، اللہ کی رحمتوں کی تمام تر بارشوں کا مرکز۔ وہ کہتے ہیں۔

محترم شہزاد بیگ اپنی غزل کا تمام تر تغزل، حسنِ بیاں، علائم و رموز ،صنائع و بدائع ، فنی اُپچ اور استاکاری اپنی نعت میں لے آئے ہیں جس سے شہرِ نعت کے افتخار، وقار، معیار اور شعار میں متعد بہ اضافہ ہوا ہے۔ ان کی نعتوں میں تازہ کاری اور نادرہ کاری کے ساتھ سلاست ،سادگی ، سہلِ بیاں اور سہلِ ممتنع کی وافر مقدار موجود ہے۔ ان کی طبع زاد ردائف ،اچھوتے قافیوں ،نادر تراکیب اور زوردار بندشوں کی بدولت ان کی نعت جدید نعت کی بہترین مثال بن گئی ہے ۔ان کی ردائف میں دستک دی ، اور ہی کچھ ہے ،کی سند ہے ،نے بلند کیا ،نعتِ محمد صلِ علیٰ، مجھ پر اتر پڑیں،لکھوں میں صلِ علیٰ ، بہت پاس چلا جاؤں گا،سرخرو ہوا ہوں، بھی انتہا تک ہے ،سے میں لکھ لیتا ہوں،کھول دیں یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی نایاب ردیفیں شامل ہیں جو ان کے تخیل کی شاہکار ہیں ۔ان کی بے مثال تراکیب میں دیدار کا زمزم ،عشق کی مہک ،ارضِ طیبہ کی نشانی ،نعت کا سفینہ ،مدحت کا بادل ، شہرِ نبوت ،شاہِ شہاں ،رہِ طلب ، الفتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبوت کی کلی شامل ہیں ۔جدت کے ساتھ ساتھ وہ نعت کی چودہ سو سالہ روایت کو بھی ساتھ لے کر چلے ہیں جو ثنا و مدحتِ رسول اللہ کا خاصہ اور طرہ امتیاز ہے۔

پروفیسر ریاض احمد قادری

قومی و صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ

مدعاِ شاعر

میں نعتِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب لکھتا ہوں جب مجھے کہیں سے اذن ملتا ہے یا کوئی دستک محسوس کرتا ہوں یہ اذن یا دستک کن لوگوں کوملتی ہے یہ وہی لوگ جانتے ہیں جن پر یہ کیفیت گزرتی ہے وگرنہ غزل کے سارے شاعراس بات سے متفق ہیں کہ نعت جیسی نازک صفِ سخن ہر شاعر کے بس کی بات نہیں ہے وگرنہ پاکستانی شاعر ایک یا دونعتوں کے سہارے ساری زندگی نہ گذارتے۔

''شہرِ نعت'' فیصل آباد ویسے بھی پاکستان کے خوش قسمت ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے جسے یہ نسبت حاصلہے جسے ہم ''شہرِ نعت'' کے نام دیتے ہیں یہاں پرکئی پی ایچ ڈیز، پرائیڈ آو پرفارمنس، قومی وصوبائی نعت وسیرت ایوارڈ یافتہ شاعر، ادیب، دانشور اور نعت خواں موجود ہیں اور یہاں دنیا کی شائد واحد ''نعت اکیڈمی'' بھی شبانہ روز کاوش سے طلباء اور طالبات کو دن رات نعت سیکھانے میں مگن ہے جس کے ڈائریکٹر ملک کے ممتاز اور جید مذہبی اسکالر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ہیں آپ اسے میری خوش قسمتی بھی کہہ سکتے ہیں کہ مجھے ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کی سرپرستی حاصل ہے جنہیں چوبیس گھنٹے نعت سے

والہانہ عقیدت ہے میری نعت اکیڈمی کی سالانہ آل پاکستان محافل نعت سے بہت ذہنی تربیت ہوئی ہے۔

ویسے تو میں نعتِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع سے ہی کہہ رہا تھا مگر جب میری پہلی ملاقات صاحبزادہ غلام نصیر دین نصیرؔ گولڑوی مرحوم سے ایک مشاعرے میں ہوئی تو میرا میلان نعت کی جانب زیادہ ہوگیا مجھے ان کی صدارت میں چار نعتیہ مشاعرے پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میری ملک کے نعت کے ممتاز شعرا کرام سے بھی قربتیں رہیں ہیں جن کی شعری عظمت پر اُن کی تخلیقات پر انہیں قومی وصوبائی سیرت ایوارڈز مل چکے ہیں۔

اب یہ جو کتاب ''نعتِ محمد صلِّ علیٰ'' منصۂ شہود پر آئی ہے تو اس میں مَیں نے جناب کوثر علی سے مشاورت کی جس کے بعد مسودے کو حتمی اور کتابی شکل دینے میں محترم سلیم کوثر کا تعاون بھی دامے درمے سخنے حاصل رہا ہے اس پر میں انکا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

شہزاد بیگ

+92 300 791 7220



میرے نبیؐ نے ہر خطے میں دستک دی
عربی عجمی ہر لہجے میں دستک دی

چاروں جانب دہر میں تھا جب سناٹا
شاہِ عرب نے سناٹے میں دستک دی

سب سے آخری دستک تھی یہ دنیا میں
اس لئے آپؐ نے ہر گوشے میں دستک دی

دنیا جو پیغامِ خدا سے خالی تھی
آپؐ نے آکر اُس حصے میں دستک دی

"کُن" کہہ کر جب دنیا کو تخلیق کیا
پاک نبیؐ نے اس لمحے میں دستک دی

مٹی سے خوشبو کی لہریں پھوٹ پڑیں
مٹی کے جب ہر ذرے میں دستک دی

ایسی خوشبو آئی شہر مدینہ سے
جس نے دِل کے ہر گوشے میں دستک دی

ساری دنیا سوئی ہوئی تھی جب شہزاد
شاہِ اممؐ نے ہر کونے میں دستک دی



ہر شے میں دلکشی ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر چیز دیدنی ہے محمدؐ کے شہر میں

ہم چھوڑ دیں نماز و نوافل نہیں مجال
صد شکر بندگی ہے محمدؐ کے شہر میں

دیکھا ہے میں نے گنبدِ خضرٰی کے روبرو
ہر آنکھ رو رہی ہے محمدؐ کے شہر میں

میں جتنے دن مدینے میں تھا کچھ خبر نہ تھی
کیا لطفِ شاعری ہے محمدؐ کے شہر میں

کیا بندگی ہے آ کے یہاں پر پتا چلا
ہر سمت عاجزی ہے محمدؐ کے شہر میں

دل کو سکوں ملا مری آنکھوں کو روشنی
کس درجہ تازگی ہے محمدؐ کے شہر میں

شہزؔاد واپسی کا نہیں مجھ میں حوصلہ
اور رات آخری ہے محمدؐ کے شہر میں



نعتِ نبیؐ کی بارشیں مجھ پر اتر پڑیں
صلِّ علیٰ کی رحمتیں مجھ پر اتر پڑیں

زلفِ نبیؐ کا جب بھی تصوّر کیا کبھی
زلفِ نبیؐ کی نکہتیں مجھ پر اتر پڑیں

ہر شعر میرا بارشِ مدحت سے ڈھل گیا
لہجے کی سب سہولتیں مجھ پر اتر پڑیں

کچھ دن قیام شہرِ مدینہ میں کیا کیا
جینے کی سب حقیقتیں مجھ پر اتر پڑیں

کیا پوچھتے ہو مجھ سے مدینے کے خال وخد
شہرِ نبیؐ کی ہیئتیں مجھ پر اتر پڑیں

شہزادؔ جب حضورؐ تھے طیبہ میں جلوہ گر
اس دور کی نوازشیں مجھ پر اتر پڑیں



میری دنیا کو اجالا آپؐ نے
بحرِ عصیاں میں سنبھالا آپؐ نے

گھِر گیا تھا میں گناہوں میں کہیں
بحرِ ظلمت سے نکالا آپؐ نے

جب بھی مشکل میں گھِرا ہوں میں شہاؐ
بڑھتے طوفاں کو ہے ٹالا آپؐ نے

خود بخود چھٹتی گئیں تاریکیاں
سیدھے رستے پر جو ڈالا آپؐ نے

آپؐ کی نسبت سے میں شہزادہ ہوں
میری ہستی کو ہے پالا آپؐ نے

جب بھی ذکرِ رسول ہوتا ہے
ہر نفس پھول پھول ہوتا ہے

قدسیوں کے جلو میں ہوتا ہوں
نعت کا جب نزول ہوتا ہے

آپؐ سے کٹ کے جینے والوں کا
راستہ دھول دھول ہوتا ہے

جس میں حرص و ہوس نہ لالچ ہو
وہی سجدہ قبول ہوتا ہے

کیا کریں آپؐ کے کرم کی بات
ہر کسی کو وصول ہوتا ہے

آپؐ کے ذکر کے علاوہ کب
زندگی کا حصول ہوتا ہے

لیتا ہے آپؐ سے مدد شہزاؔد
جب کبھی دل ملول ہوتا ہے

جب بھی نعتیں کشید کرتا ہوں
رات دن پھر تو عید کرتا ہوں

روشنی خیرہ کرنے لگتی ہے
جب ثنا کو جدید کرتا ہوں

نام لیتا ہوں جب ترا شاہاؐ
جان و دل کو مرید کرتا ہوں

ذکر کرتا ہوں پہلے رحمت کا
بات پھر میں مزید کرتا ہوں

اپنے لکھّے پہ رشک آتا ہے
شعر کو میں نوید کرتا ہوں

میرے آقاؐ عطا ہیں کرتے مجھے
نعت کی جب امید کرتا ہوں

نعت کا شعر جب بھی ہوتا ہے
اسکی میں پھروں دید کرتا ہوں

بے بسی کے بھی حال میں شہزادؔ
عشق اُنؐ سے شدید کرتا ہوں



کتنی دلکش لکھی ہوئی ہے نعت
آنکھ کُھلتے کہی ہوئی ہے نعت

سامنے میرے انؐ کی سیرت ہے
میرے لب پر سجی ہوئی ہے نعت

یاد کرتے ہوئے بھی اُتری ہے
صورتِ اشک بھی ہوئی ہے نعت

مجھ پہ اکثر کرم ہوا ورنہ
سوتے میں بھی کبھی ہوئی ہے نعت

میرے دل میں نہاں ہے جو شہزاد
لکھنے میں بھی وہی ہوئی ہے نعت



عاصیوں میں شمار ہوں آقاؐ
آپؐ سے شرمسار ہوں آقاؐ

میرے بھی زخم کو رفو کردیں
حالتِ تار تار ہوں آقاؐ

میری نسبت یونہی رہے قائم
آپؐ کا جاں نثار ہوں آقاؐ

مجھ کو اپنی پناہ میں لے لیں
بے حصار و مدار ہوں آقاؐ

اپنے در پر بلا ہی لیں اب تو
سر تا پا انتظار ہوں آقاؐ

مجھ کو خیرات دیں زیارت کی
ملتمس بار بار ہوں آقاؐ

آپؐ کی بارگاہ میں آؤں
کب سے امیدوار ہوں آقاؐ

میرے دل کو بھی چین مل جائے
رات دن اشکبار ہوں آقاؐ

روندتے جا رہے ہیں سب مجھ کو
راستے کا غبار ہوں آقا

اپنے شہزاد پر کرم کی نظر
معصیت کا شکار ہوں آقا



نعتِ احمدؐ لکھوں میں صلِّ علیٰ
اپنی ابجد لکھوں میں صلِّ علیٰ

پھول راہوں میں مسکرانے لگیں
مدحِ بے حد لکھوں میں صلِّ علیٰ

جب پگھلتے ہوں میرے جسم و جاں
تب محمدؐ لکھوں میں صلِّ علیٰ



نور باری نگارِ نعت کی ہے
زندگانی نثارِ نعت کی ہے

پیش کر دوں گا میں گُلِ مدحت
یہ روایت شعارِ نعت کی ہے

دھوپ میں جل کے مر گئے ہوتے
تازگی اک بہارِ نعت کی ہے

نعت کے شعر میں ہے جو چاہت
کیفیت سب خمارِ نعت کی ہے

آرزوئے ہنر میں رنگینی
چاشنی سب بہارِ نعت کی ہے

یہ قلم ہے ترنگ میں شہزادؔ
شان و شوکت دیارِ نعت کی ہے



یہ مرا آخری حوالہ ہے
مدحتِ شاہؐ میں جو ڈھالا ہے

شعر کہتا ہوں میں محبت سے
نعت کا عشق بھی نرالا ہے

ہر زمانے میں یاد ہے انؐ کی
وقت خوشبو میں ایسے پالا ہے

ضوفشاں شعر ہیں سبھی اِس کے
نعت لفظوں کی یہ جو مالا ہے

نعت کا فیض ہے یہ سب شہزادؔ
تو نے ہر شعر جو نکالا ہے



میں مدینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا
یعنی جینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

ویسے افلاک پہ جانا تو بہت مشکل ہے
پر میں زینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

ساری دولت مرے سرکارؐ کے قدمین میں ہے
اُس خزینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

جس جگہ آپؐ کے قدموں کی مہک آتی ہے
اس دفینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

میں پہنچ جاؤں گا سرکار کے در پر اک روز
اور سفینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

آبِ زمزم سے محبت ہے مجھے مدّت سے
اب میں پینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

جو مس خام کو اکسیر بنا دیتا ہے
اُس نگینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا

حجِ اکبر کی جو شہزاد سند مل جائے
اُس مہینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا



شہِ لولاکؐ کی رحمت سے میں لکھ لیتا ہوں
عشق والا ہوں عقیدت سے میں لکھ لیتا ہوں

کرم ایسا مرے آقاؐ نے کیا ہے مجھ پر
اب تو ہر نعت سہولت سے میں لکھ لیتا ہوں

مصرعِ تر کی روانی ہے میسر اب کے
بھیگی پلکوں سے محبت سے میں لکھ لیتا ہوں

پہلے میں سوچتا رہتا تھا کئی دن مضموں
اب تو سرکار کی نسبت سے میں لکھ لیتا ہوں

اتنا پڑھتا ہے درود آپؐ پہ ہر دم شہزادؔ
ورد کرتا ہوں اجازت سے میں لکھ لیتا ہوں



بہت دل کشا ہے ہوائے مدینہ
دوبارہ پلٹ کر ہم آئے مدینہ

مرے دل سے پوچھو گھٹاؤں کی رم جھم
نہیں جس نے دیکھی فضائے مدینہ

وہ روشن منارے وہ طیبہ کی گلیاں
ابھی تک ہے ہر سو ضیائے مدینہ

مجھے لے چلو شہرِ بطحا کی جانب
طلب ہی نہیں کچھ سوائے مدینہ

بہائے بہت میں نے آنسو ہیں آقا
یہ ہیں اشک میرے برائے مدینہ

کڑی دھوپ سے اب تلک جو بچا ہوں
ہے کربل کا صدقہ ہوائے مدینہ

وہ روضے کا منظر وہ خوشرنگ گلیاں
وہ رحمت کا پانی پلائے مدینہ

کسی روز جاؤں گا شہزاؔد میں بھی
جو خوش بخت ساعت بُلائے مدینہ



رہِ نبیؐ میں سرِ انتظار ہیں نعتیں
اسی لیے تو سبھی یادگار ہیں نعتیں

عجیب نعت فزا ہے سماں مدینے کا
قدم قدم پہ یہاں بے شمار ہیں نعتیں

قرار بخش ہیں اور مطلعِ بہار بھی ہیں
ہمارے دل کو بہت خوشگوار ہیں نعتیں

اسی لیے تو بہت خوش خصال ہوں لوگو
کہ میرے دل میں سراپا بہار ہیں نعتیں

مرے نبیؐ کے تکلّم سے پھول جھڑتے تھے
اسی خیال سے تو مشکبار ہیں نعتیں

طلب سے بڑھ کے نوازا ہے مجھ نکمے کو
خوشا ! کہ باعثِ صد افتخار ہیں نعتیں

نبیؐ کی آل نبیؐ سے جدا نہیں شہزادؔ
مری تو آلِ نبیؐ پر نثار ہیں نعتیں



رکھا جو مری آپؐ نے غربت کا بھرم ہے
یہ آپؐ سے آقاؐ مری چاہت کا بھرم ہے

اِک روز بلائیں گے مدینے مجھے آقاؐ
یہ آپؐ کی رحمت سے عقیدت کا بھرم ہے

کم کیف ہوں بس ورد سے کرتا ہوں میں آغاز
یہ اسمِ نبیؐ میری عبادت کا بھرم ہے

طیبہ کی ہواؤں سے مسلسل ہے جو رغبت
آنکھوں سے چھلکتا اسی نسبت کا بھرم ہے

کھولوں گا بھلا کیسے میں آنکھیں ترےؐ در پر
جاری میری سانسوں میں زیارت کا بھرم ہے

جو کچھ ہے میسر مجھے صد شکر ہے شہزؔاد
یہ عشق نبیؐ ہی تو قناعت کا بھرم ہے



آپؐ نے جس جگہ قیام کیا
ذرّے ذرّے نے احترام کیا

کیا جہالت عرب میں تھی اُس وقت
جب مدینے میں فیض عام کیا

دیکھ کر آپؐ کی عطاؤں کو
دوستوں نے مجھے سلام کیا

جلوہ گر عرش پر ہوئے جب آپؐ
کہکشاؤں نے انتظام کیا

درس ایسا دیا تھا دنیا کو
کفر کا نام ہی تمام کیا

صرف یہ نعت کا ہی صدقہ ہے
پیدا دنیا میں جتنا نام کیا

اللہ اللہ نبیؐ کی شانِ عطا
جو کیا عشق میں ہی کام کیا

ہے مری نعت کا شرف شہزادؔ
عشقِ احمدؐ کو میں نے عام کیا



طیبہ کی سمت جاتے سفینے میں بیٹھ کر
میں نعت لکھ رہا ہوں مدینے میں بیٹھ کر

زارو قطار رونے لگا اُنؐ کے نام پر
بابِ حرم کے سامنے زینے میں بیٹھ کر

لگتا تھا جیسے صاحبِ قرآن پاس ہیں
یہ معجزہ ہوا ہے شبینے میں بیٹھ کر

کرتا رہا ہوں پچھلے پہر ذکرِ مصطفیٰؐ
غارِ حرا کے پاس قرینے میں بیٹھ کر

ہو جائیں یہ قبول مرے شعر سب کے سب
تحریر جو کیے ہیں مدینے میں بیٹھ کر

پیارے نبیؐ سے دل کی یہ وارفتگی نہ پوچھ
لکھوا رہی ہے شعر جو سینے میں بیٹھ کر

مانگی ہیں میں نے ساری دعائیں حضورؐ سے
اس دل کی خستگی کے دفینے میں بیٹھ کر

میں نے کیا ہے یاد انہیں جب بھی، رو دیا
شہزادؔ شہرِ دل کے مدینے میں بیٹھ کر



جس طرف سیدِ ابرارؐ چلے جاتے ہیں
مسجد و منبر و مینار چلے جاتے ہیں

لوٹنے کی تو تمنا ہی نہیں ہے رہتی
سوئے طیبہ جو طلبگار چلے جاتے ہیں

اُن کا بس نام محمدؐ ہے وظیفہ ہر سو
اُنؐ کے در پر جو گنہگار چلے جاتے ہیں

جا کے آنا بھی کہاں رہتا ہے بس میں اُن کے
جو بھی جاتے ہیں وہ یکبار چلے جاتے ہیں

کہہ کے لبیک جو جاتے ہیں مدینے شہزادؔ
کب وہ آتے ہیں جو اک بار چلے جاتے ہیں



ہر وقت جو ہونٹوں پہ مرے حرفِ دعا ہے
سرگار کی رحمت ہے یہ سب اُنؐ کی عطا ہے

یہ وقت کہ جو مجھ کو عطا اُسؐ نے کیا ہے
واللہ مرے لب پہ سدا ذکرِ ثنا ہے

میں نعت سے ہوں عشق مسلسل کئے جاتا
آئی ہوئی طیبہ سے مرے دل میں ہوا ہے

ہیں ان کی حضوری میں سبھی شعر یہ میرے
نعتوں کا حسیں باغ عجیب مجھ میں کھلا ہے

سر کو میں جھکا لیتا ہوں یہ سوچ کے شہزادؔ
عالم کا جو محبوبؐ ہے وہ قبلہ نما ہے



میرے چاروں طرف حضورؐ حضورؐ!
آپؐ ہیں آسماں کا نُور حضورؐ!

آپؐ کے نام سے ہیں جو منسوب
بخش دیں گے انھیں شعور حضورؐ!

آپؐ کے ذکر ہی سے ہے ایمان
آپؐ کے ذکر سے سرور حضورؐ!

میرے عصیاں بجا مگر پھر بھی
تھام لیں گے ہمیں ضرور حضُور

سایہ رحمت کا سب پہ کر دیں گے
سب بلائیں کریں گے دور حضُور

عرش کی ہیں تجلّیات یہاں
گنبدِ خضُری ہے کہ نور حضُور!

آپؐ کی سمت آگیا شہزاد
دیجئے زمزم اور کھجور حضُور!



جو چل رہی ہے ازَل سے ہوا مدینے کی
عطا ہمیں بھی ہو بادِ صبا مدینے کی

کوئی شمار نہیں کرسکا زمانے میں
جو رحمتیں ہیں رواں ہر جگہ مدینے کی

میں منتظر ہوں بڑی دیر سے بلاوے کا
ہو کاش پوری مری بھی دعا مدینے کی

میں بے ہنر ہوں ثناؤں کے پنکھ لگ جائیں
مری گلی سے جو گزرے ہوا مدینے کی

میں آپؐ کا ہوں فقط نعت ہے مرا ورثہ
ہے میرے دِل میں تڑپ بے بہا مدینے کی

میں خوش نصیب ہوں شہزادؔ دور ہوں غم سے
کہ میرے سر پہ تنی ہے ردا مدینے کی



مدینہ ربّ کی رحمت کا نگر ہے
قبولِ حق دعاؤں کا جو گھر ہے

رسائی اُس سے آگے ہے نبیؐ کی
جہاں جلتا ملائک کا بھی پر ہے

عطا کر دیں جسے وہ اپنی نسبت
زمانے میں وہ ہستی معتبر ہے

اسے بندہ کہوں یا نیک بندہ
نبیؐ کا عشق جس میں سربسر ہے

بہت بھایا عمل میرا یہ سب کو
درودِ پاک میں اتنا اثر ہے

جہاں پر جو کوئی بیٹھا ہوا ہے
وہاں بھی، آپؐ کی آقاؐ نظر ہے

وہی شہزاد ہے باقی جہاں میں
غلام آقاؐ کا جو المختصر ہے



مرے نبیؐ کا خزانہ بھی انتہا تک ہے
مری دعا و تمنا بھی انتہا تک ہے

دلوں پہ مدحتیں اب راج کرنے لگ گئی ہیں
ہمارے دل کا تقاضا بھی انتہا تک ہے

زمانہ جانتا ہے میرے کملی والے کو
شفاعتِ شہؐ والا بھی انتہا تک ہے

کوئی نہیں ہے جو روکے کسی بھی سائل کو
کرم کے اُنؐ کا احاطہ بھی انتہا تک ہے

دلوں میں الفتِ سرورؐ جو اپنے زندہ ہے
تو التفات کا چرچا بھی انتہا تک ہے

رہِ طلب میں جو شہزاؔد دھوپ آئی ہے
سروں پہ آپؐ کا سایا بھی انتہا تک ہے



عزّت مجھے سب شاہِ دو عالم سے ملی ہے
اس دِل کا جو رستہ ہے مدینے کی گلی ہے

اب کوئی مٹا سکتا نہیں لیکھ سے میرے
تقدیر جو لکھی ہے بہ تنویر جلی ہے

محسوس میں کر لیتا ہوں سانسوں کی لپک سے
خوشبو ترے در کی مری سانسوں میں گھلی ہے

واری ہے ترےؐ نام پہ جس شخص نے دنیا
اس شخص کی ہر ایک سے تقدیر بھلی ہے

اللہ نے یہ بات بتائی ہے سبھی کو
جو انؐ کا ولی ہے وہ زمانے کا ولی ہے

شہزآد ہوں قربان دل و جان سے اُس پر
طیبہ میں نبوّت کی کھِلی کیسی کلی ہے



بس گیا جب سے مرے دل میں مدینے والاؐ
مل گیا خوب سلیقہ مجھے جینے والا

سانس چلتی ہے تو بس ایک صدا آتی ہے
آ گیا آ گیا بس شہر مدینے والاؐ

لذّتِ دہر ! تجھے کیسے بتائے گا یہ دل
آبِ زمزم کا ہے ہر جام ہی پینے والا

دے وہ توقیر کہ ہر کوئی مرے بعد کہے
واہ کیا شخص تھا دنیا میں قرینے والا

منتظر کب سے مدینے میں ہے آنے کے لیے
تیرا شہزاد شکستہ سے سفینے والا



دیارِ شاہؒ کی نسبت سے سرخرو ہوا ہوں
درود پاک کی رحمت سے سرخرو ہوا ہوں

جُڑا ہوا ہوں محبت میں اپنے شاہؐ سے میں
درِ عطا کی میں دولت سے سرخرو ہوا ہوں

لگا دے ہاتھ جسے کر دے اس کی دنیا حسیں
اسی جمیلؒ کی عظمت سے سرخرو ہوا ہوں

مرے وجود میں تھی ٹوٹ پھوٹ دنیا کی
اُسی کریمؐ کی الفت سے سرخرو ہوا ہوں

مجھے تو اپنی خبر بھی نہیں تھی کچھ شہزادؔ
درِ حبیب کی قربت سے سرخرو ہوا ہوں



لکھی جو نعت تو دنیا سنور گئی میری
میں کم نصیب تھا قسمت نکھر گئی میری

جو آنکھ نم تھی تو لہجہ بھی تھا مرا پرُنم
درِ حضوؐر سے پھر جھولی بھر گئی میری

درود جاری ہوا شہرِ طیبہ جاتے ہی
جو سرکشی تھی نجانے کدھر گئی میری

معاف کرتا ہوں دشمن کو اُنؐ کی سنت پر
وہ بچپنے کی طبیعت گزر گئی میری

جو دیکھا گنبدِ خضریٰ کو غور سے میں نے
تھکن زمانے کی ساری اتر گئی میری

درود پڑھتے ہوئے جب مدینہ آیا نظر
بہت ہی دور تلک پھر نظر گئی میری

قرار ایسا ملا میری روح کو شہزادؔ
زہے نصیب کہ قسمت سنور گئی میری



مجھ پہ رحمت کا در کھول دیں یا نبیؐ
یہ مرے بال و پر کھول دیں یا نبیؐ

دیکھ لوں میں بھی روضے کے انوار کو
اپنے روضے کا در کھول دیں یا نبیؐ

کب سے ہوں منتظر میں بھی دیدار کا
میری قسمت کے پر کھول دیں یا نبیؐ

نعتیں کہتا ہوا آؤں تیری طرف
اپنی چاہت کا در کھول دیں یا نبیؐ

آپؐ امّت پہ ہیں مہرباں جس قدر
رحمتیں اُس قدر کھول دیں یانبیؐ

میری فردِ عمل میں تو کچھ بھی نہیں
اپنی بخشش کا در کھول دیں یانبیؐ

آقاؐ مجھ کو بھی آسانیاں بخش دیں
جو سفر ہو ظفر کھول دیں یانبیؐ



کہوں جب نعت تو آقاؐ مجھے ایسی روانی دے
مرے الفاظ کو تاثیر دے اور خوش بیانی دے

بہانہ کچھ تو ہو آقاؐ ہمارے پاس جینے کا
کوئی تو ارضِ طیبہ کی ہمیں ایسی نشانی دے

ترے دیدار کا آقاؐ جو آ کر میں پیوں زم زم
مرے ہونٹوں کو بخشے جو سکوں ایسا وہ پانی دے

مرے لہجے سے تیرےؐ عشق کی ایسی مہک جھلکے
پیامِ حق کی جان و دل کو آقاؐ ترجمانی دے

کروں میں منعقد ہر روز تیرےؐ نام کی محفل
توؐ اپنی حُب کی شاہاؐ مجھے وہ رت سہانی دے

مہکتا لوٹ کر آؤں ترےؐ شہرِ مدینہ سے
مرے دل کو محبت کی تو ایسی گل فشانی دے



درود پڑھتا چلا جاؤں میں مدینے میں
فرشتے ساتھ کھڑے ہوں سبھی قرینے میں

میں تیرے در پہ تلاوت کروں کہ نعت پڑھوں
کمی رہے نہ مرے عشق کے قرینے میں

کوئی مثال نہیں مل سکی زمانے میں
ملی ہے آقا جو خوشبو ترے پسینے میں

مسافرت کا تریٔ سمت شوق ہے شاہا
کرو سوار ہمیں نعت کے سفینے میں

نثار کر دوں میں ہر سانس تیریٔ چاہت پر
بسر کروں میں زمانے وہاں کے جینے میں

بیان کیا کروں شہزآد سامنے سب کے
چھپے ہیں راز مرے اور کتنے سینے میں



عشقِ نبیؐ سے دل میں ہلچل ہو جائے
جس دم گہرا رات کا آنچل ہو جائے

ہم آنکھوں کو ٹھنڈی رکھیں مدحت سے
رحمت کا جو سر پر بادل ہو جائے

تیرے شہر کی گلیاں سب آباد رہیں
باقی چاہے دنیا جنگل ہو جائے

کر ڈالیں سیراب جو اپنی سیرت سے
میرا بھی ایمان مکمل ہو جائے

ترے نام سے عہد ہوئے منسوب سبھی
تیری یاد سے روشن پل پل ہو جائے



طیبہ کی تو گلیوں کا نشہ اور ہی کچھ ہے
مدحت میں مچلنے کا مزا اور ہی کچھ ہے

دارین کی لذّت سے میں سرشار ہوا ہوں
قصہ ہے جو روضے سے جُڑا اور ہی کچھ ہے

کیسا ہے سکوں شہرِ نبوّت کی فضا میں
جو لذّتِ دنیا سے سوا اور ہی کچھ ہے

ہم نے جو کیا ذکرِ نبیؐ کم تھا بہت ہی
کی ہم کو عنایت جو قبا اور ہی کچھ ہے

تاثیر کوئی کم نہ تھی باہر کی فضا میں
اندر جو کیے نفل ادا اور ہی کچھ ہے

الفاظ قرینے سے جُڑے جاتے ہیں شہزاؔد
مدحت میں جو ڈوبی ہے فضا اور ہی کچھ ہے

ہر سانس مدینے میں عبادت کی سند ہے
مدحت میں جو ڈوبی ہے محبت کی سند ہے

گم صم میں تری گلیوں میں پڑھتا ہوں جو نعتیں
ملتے ہیں مجھے اشک، ندامت کی سند ہے

دنیا ہے اُسے چومتی حسرت کی نظر سے
وہ مہرِ نبوّت مری حسرت کی سند ہے

کرتے ہیں مسلسل جو درود کا وظیفہ
دراصل یہ آقاؐ کی زیارت کی سند ہے

آقاؐ کا یہ فرمان بھی امّت کے لیے ہے
مزدور کی محنت یہ شفاعت کی سند ہے

یہ منزلِ عقبیٰ بھی بڑی چیز ہے شہزادؔ
حاصل جسے عقبیٰ ہے وہ جنت کی سند ہے



جینے کا ہم کو کوئی سلیقہ عطا کریں
حق بندگی کا ہم بھی کبھی تو ادا کریں

ہر دم پڑھیں درُود شفاعت کے واسطے
اُنؐ کی طلب میں صلِّ علیٰ کو سوا کریں

اب تو ہمارے پاس کوئی حل نہیں رہا
اب تو ہمارے واسطے آقاؐ دعا کریں

بھر جائیں میرے زخم یہ مدحت کے نام پر
ناسور رِس رہے ہیں جو اُن کی شفا کریں

بخشش کی اب نوید ہے بس زندگی کا حل
اپنے گناہ گار کو کچھ تو عطا کریں

شہزاد اس لیے ہے عطا ہم کو سر ہوا
ہم شاہِ مرسلینؐ کے آگے جھکا کریں



زمانے سے نہیں شاہِؐ شہاں سے نسبت ہے
جو اوّلیں ہے اسی کی عطا کی چاہت ہے

درِ حضورؐ سے وابستہ ہیں تو عزّت ہے
درِ حضورؐ سے امت میں ایک وحدت ہے

اسیؐ کی راہبری میں فلاح پائیں گے
اسیؐ کی بزم میں ہر شخص کو ہی راحت ہے

وسیلہ آپؐ ہی آقا ہیں اپنی امت کا
یہ ہست و بود نبیؐ پاک کی عنایت ہے

بنا بنایا عطا کر دیا ہمیں شہزاد
ہمارے سر پہ جو چھایا سحابِ رحمت ہے



فراق و ہجر کا سارا ملال ہے آقا ﷺ
ہر ایک وقت یہ دل کو خیال ہے آقا ﷺ

یہ ہم جو ہاتھ ہیں پھیلائے ایک مدّت سے
کہ آپ ﷺ جانتے ہیں جو سوال ہے آقا ﷺ

جو خاک چومتا ہوں آج جا کے بطحا کی
یہ سب تمہارا کرم ہے کمال ہے آقا ﷺ

تیرے لیے ہی ہے یہ رنگِ کائنات تمام
یہ صرف تیرے ہی رُخ کا جمال ہے آفتؔ

یہ جو فسانے گھڑے جا رہے ہیں دنیا میں
ہماری اِک یہی وجہِ زوال ہے آفتؔ



مدحت و نعت کی بدولت ہے
اپنے لہجے میں جو حلاوت ہے

خوش نصیبی ہے اُن سے نسبت ہے
"نعت کہنا بڑی سعادت ہے"

وردِ صلِّ علیٰ کا ہر لمحہ
سب مرے دین و دل کی راحت ہے

مجھ پہ کلمے کا ورد پھونکا گیا
آپؐ کے عشق کی کرامت ہے

حج و روزہ نماز اور زکوٰۃ
دینِ حق سے مجھے یہ نسبت ہے

جب بھی چاہیں مدینہ آجائیں
اہلِ دل کو یہاں اجازت ہے

ہر گنہ گار کی نجات ہوئی
میرے آقا کی سب سخاوت ہے

شعر سب دین ہیں نبیؐ جی کی
نعت دراصل اک عنایت ہے

(جناب سلیم کوثر کے مصرع پر کہی گئی نعت شریف)



کوئی ایسا ہنر عطا کر دے
خاک ہوں عرش کی ہوا کر دے

کب سے میں دور ہوں مدینے سے
مجھ کو اس رنج سے رہا کر دے

ذکر صبح و مسا کروں آقا
مجھ کو ایسا ہرا بھرا کر دے

میری پہچان تجھ سے ہو آقا
اپنی سنت مجھے عطا کر دے

اک نظر عاصیوں پہ ہو آقا
جرمِ عصیاں سے اب رہا کر دے

تیرے شہزاد میں کمی ہے جو
پوری اے شاہِ دوسرا کر دے



آپؐ کی جستجو میں رہتا ہوں
حالتِ سرخرو میں رہتا ہوں

تیراؐ شیدا ہوں ہر گھڑی آقاؐ
تیریؐ ہی آرزو میں رہتا ہوں

مجھ کو منزل سے آشنا کر دے
دربدر کوبکو میں رہتا ہوں

چشمِ نم میں ہے عکس روضے کا
ہالۂ آب جو میں رہتا ہوں

آپؐ ہی آپؐ ہیں مرے دل میں
آپؐ کی جستجو میں رہتا ہوں

مجھ پہ انعامِ خاص ہے شہزادؔ
طیبہ کے رنگ و بو میں رہتا ہوں



لفظ یاقوت بنے فکر نگینہ بن جائے
کارِ مدحت جو عقیدت کا قرینہ بن جائے

ہر نظر سامنے پاؤں ترے روضے کا جمال
چشمِ نمناک میں تصویرِ مدینہ بن جائے

تو جو چاہے مرے اللہ تو میرا جینا
الفتِ سرورِ کونین ﷺ کا زینہ بن جائے

آپؐ کی خاص عنایات ہوں اس عاجز پر
مجھ سا بیکار بھی شفاف نگینہ بن جائے

اپنے عصیاں کو جو تنقیدی نظر سے دیکھوں
روح مجروح ہو خوں میرا پسینہ بن جائے

ہم پہ الطاف وکرم کی رہے بارش یارب
ہر مہینہ ہی شفاعت کا مہینہ بن جائے

اب تو شہزاد میں ساحل پہ پہنچ ہی جاؤں
موجِ بیتاب کوئی میرا سفینہ بن جائے



حرم میں آنکھ ہے دل ہے مرا مدینے میں
عجیب کیف ہے حبِ نبیؐ میں جینے میں

یہ آرزو ہے کہ نعتیں حضورؐ کی لکھوں
بسر ہو عمر مری بس اسی سفینے میں

مرے وجود میں کیسا سرور پھیلا ہے
ٹھہر گئے ہیں میرے جان و دل مدینے میں

وہاں پہ جا کے ہر اک آنکھ نم نظر آئی
جنوں شعار بھی آئے نظر قرینے میں

دھرا ہی کیا ہے مئے لالہ فام میں شہزادؔ
مزہ ہے ساقیِ کوثرؐ کا جام پینے میں



ہوتی ہے مجھ پہ اس لئے رحمت حضورؐ کی
کرتا ہوں صبح و شام میں مدحت حضورؐ کی

امّت میں ہوں میں آپؐ کی، ہے اس لئے یقیں
پاؤں گا ایک دن میں شفاعت حضورؐ کی

یورپ سے تابہ ایشیا ہے نعت کا ظہور
ہے خاص شاعروں پہ عنایت حضورؐ کی

اک عمر سے یہی ہے مرے دل کی آرزو
مجھ کو بھی ہو نصیب زیارت حضورؐ کی

شہزادؔ ہم نے ٹھانی ہے سب کام چھوڑ کر
کرنی ہے جان و دل سے اطاعت حضورؐ کی



میں ہوا صاحبِ ایمان رسولِ عربیؐ
جب ہوا آپؐ پہ قربان رسولِ عربیؐ

ہیں مرے شوق کا عنوان رسولِ عربیؐ
اور مرے عشق کی پہچان رسولِ عربیؐ

مجھ پہ مشکل ہے پڑی یوں تو نہایت لیکن
آپؐ چاہیں تو ہو آسان رسولِ عربیؐ

ایک مدت سے میں کوشاں ہوں کہ ہونا چاہوں
آپؐ کے شہر میں مہمان رسولِ عربیؐ

جو ترے عشق میں گم ہو کے خدا کو پا لے
ہے وہی کام کا انسان رسولِ عربیؐ

تیرا ہر لفظ مری روح میں اترا ایسے
جیسے احساس میں وجدان رسولِ عربیؐ

اپنے شہزاد کو مصروفِ ثنا ہی رکھنا
کرتے رہنا یونہی احسان رسولِ عربیؐ



جو مرے پاس ہے دنیا کو دکھانے کے لیے
اصل میں حبِّ مدینہ ہے کمانے کے لیے

ساری دنیا میں ہوا آپؐ کی رحمت کا طلوع
آپؐ آئے تھے زمانے کو بتانے کے لیے

اپنے ہاتھوں سے کھجوروں کی شجر کاری کی
یعنی ایمان کا پودا تھا لگانے کے لیے

خیر و شر دونوں ازل سے یہاں پیکار میں ہیں
آپؐ کا اُسوہ حسنہ ہے بچانے کے لیے

مدحتِ آقاؐ بھی شہزادؔ یہی کہتی ہے
آپؐ کا عہدِ نبوّت ہے زمانے کے لیے



مجھ کو سرکارؐ نے بلند کیا
آپؐ کے پیار نے بلند کیا

مجھ کو دستار آپؐ نے بخشی
مجھ کو دستار نے بلند کیا

لگ گئے پر مجھے حضوری کے
شوق اشعار نے بلند کیا

دنیا کہتی ہے نعت کی صورت
مجھ کو اظہار نے بلند کیا

مرتبہ آپؐ کے صحابہؓ کا
غار کے یار نے بلند کیا

نعت گوئی کا یہ ہنر شہزادؔ
اُنؐ کے دربار نے بلند کیا



بزمِ ہستی میں یوں رواں ہے نعت
اُنؐ کی مدحت کا اک جہاں ہے نعت

شعر ہوتا نہیں غزل کا کوئی
چارسو اب رواں دواں ہے نعت

شعر سازی میں وہ نکھار آیا
میرے ہر سانس سے بیاں ہے نعت

پھول کھلنے لگے ہیں شاخوں پر
جس طرح کوئی گلستاں ہے نعت

ذائقہ آگیا ہے عشق میں اب
شاعری میں مری زباں ہے نعت

ہے تو ارض وسما پہ راج انؐ کا
اور میں ہوں کہ میری جاں ہے نعت

سیر ہو کر ہوں پی رہا شہزادؔ
حوضِ کوثر کے درمیاں ہے نعت



آپؐ کی چاہ میں نکھار آیا
میرے دل کو بہت قرار آیا

اور بھی کر عطا جو پیش کروں
اپنا سب کچھ میں کر نثار آیا

روشنی روشنی سے کہنے لگی
دیکھ قدرت کا شاہکار آیا

دل کی حالت نہ پوچھیے صاحب
ہو کے روضے پہ جو نثار آیا

اپنے بس میں نہیں تھا دِل میرا
سبز گنبد کا جب منار آیا

پڑھ رہی تھی ہر ایک چیز درود
صبح تھی جو وہاں گذار آیا

نعت ہی نعت تھی مرے لب پر
وقت ہونے کا جب نثار آیا

ایک گھر پر وہ رک گیا شہزادؔ
اونٹنی پر تھا جو سوار آیا



کتنی دلکش ہے سرگار ذات آپؐ کی
شہرِ بطحا کی گلیوں میں جہات آپؐ کی

آج بھی سبز ہیں سارے برگ و ثمر
ڈالی ڈالی پہ لکھی ہے بات آپؐ کی

چشمِ نمناک پر آپؐ کی جہات سے
مجھ کو بخشی ہوئی ہے نجات آپؐ کی

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
حد سے بڑھ کر ہیں آقاؐ صفات آپؐ کی

کیا کھجوروں میں وہ شام ڈھلتی ہوئی
شہرِ ہجرت کی گلیوں میں رات آپؐ کی

پتے پتے پہ یہ آج بھی ثبت ہے
دِل میں روشن ہے وہ شش جہات آپؐ کی

میری اوقات کیا آپؐ کے شہر میں
رحم کرتی ہے والاؐ صفات آپؐ کی



ہر طرف ہے جو پھیلی یہ باس آپؐ کی
ہر زمانے کو حاصل ہے آس آپؐ کی

مجھ کو دنیا سے اب کچھ بھی لینا نہیں
آ گئی ہے محبت جو راس آپؐ کی

شہرِ طیبہ سے ہو کر زمانوں میں اب
پھیلتی جا رہی ہے مٹھاس آپؐ کی

لب چپکتے ہیں صلِّ علیٰ سے مرے
دل کو صدیوں سے آقا ہے پیاس آپؐ کی

سارے عالم میں میلاد برپا ہوا
کتنی دلکش ہے آقا مٹھاس آپؐ کی

چل بسوں نہ جدائی میں اب میں کہیں
رات دن ہے شہا اب تو آس آپؐ کی



زندگی بھر کا سفر آقا مدینے کے لیے
کتنا خوش بخت ہے آغاز یہ جینے کے لیے

ہوش آنے پہ یہ منظر مری آنکھوں پہ کھلا
ہو گیا کیسے روانہ میں سفینے کے لیے

ایک انّی ہے مرے پاس فقط شعروں کی
ایک لہجہ ہے ترےؐ در کے خزینے کے لیے

شور ایسا ہے مرے شہر کی گلیوں میں کہ اب
نعت لکھتا ہوں فقط اپنے قرینے کے لیے

اک یہی صبر مجھے حق سے ملا ہے شہزادؔ
نسبتِ روزۂ رمضاں کے مہینے کے لیے



اِک کرم خاص محمدؐ کے سفینے سے ہوا
دور منجدھار سے میں کتنے قرینے سے ہوا

یہ حلاوت کہ جو آئی ہے مرے لہجے میں
پوچھتے کیا ہو یہ زم زم کے ہی پینے سے ہوا

پیدا یہ آپؐ کی توصیف وثنا کا جوہر
آپؐ کے جسمِ معطر کے پسینے سے ہوا

ڈوبتی ناؤ کا سب خوف گیا لمحوں میں
اِک اشارہ جو ہوا مجھ کو مدینے سے ہوا

شہرِ طیبہ کی ہے سرکارؐ سے نسبت شہزادؔ
شکر الحمد کہ نزدیک میں جینے سے ہوا



مدحتِ سیدِ سرکارؐ کیے جاؤں گا
جتنا ممکن ہوا ہر بار کیے جاؤں گا

میری نسبت کا تقاضا ہے زمانے والو !
ذاتِ برحق سے میں اقرار کیے جاؤں گا

شدتِ عشق میں جذبات کی وہ حالت ہے
آپؐ پر واری میں گھر بار کیے جاؤں گا

نعت جاری رہے ہر وقت میرے ہونٹوں سے
اپنے جذبات کا اظہار کیے جاؤں گا

شعر لکھتا ہی چلا جاؤں گا میں نعتوں کے
تیز اپنی یونہی رفتار کیے جاؤں گا



نعت اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی
ذات اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی

دن مری دھڑکنوں میں رقص کرے
رات اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی

میرے رب نے مجھے بتائی ہے
بات اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی

ساری کایا پلٹ کے رکھ دے جو
جہات اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی

ذکر صلِّ علیٰ ہے اب شہزاد
نعت اور وہ بھی بس محمد ﷺ کی



ازل سے تابہ ابد نعت آرزو ہے مری
رسولؐ پاک کی مدحت ہی آبرو ہے مری

سکوں ہو امن ہو اس دیس میں مرے آقاؐ
یہ التجا ہی سدا ترے روبرو ہے مری

کروں میں نعت روانہ جو شہرِ بطحا کو
نوازیں گر مرے آقاؐ تو آبرو ہے مری

ہے پور پور میں آقاؐ سے عشق کی نسبت
یہ شاعری اسی باعث ہی مشکبو ہے مری

درِ حرم پہ پہنچنا مری تمنّا ہے
لگا دے پر مجھے اب یہ ہی جستجو ہے مری



پیش نظر جو کی ہے محمدؐ کی نعت ہے
جو لکھ رہا ہوں سیّد مرسلؐ کی بات ہے

ہر نعت معرفت کی ہے اب جان بن گئی
سو نبض دو جہان کی اب تیرے ہاتھ ہے

ذکرِ نبیؐ سے سارا جہاں گونجنے لگا
ہر سو تجلّیات میں ڈوبی جو رات ہے

صلِّ علیٰ کا ورد ہے سارے جہاں میں آج
اسکے سوا جہان میں ہر شے کو مات ہے

شہزاؔد سرخرو ہے وہی کائنات میں
محبوبؐ ِ دو جہان کی جس پر بھی جھات ہے



آقاؐ جو بڑے ہیں مری نسبت بھی بڑی ہے
مجھ جیسے نکمے کی عقیدت بھی بڑی ہے

آدم نے بھی دیکھا ہے سرِ عرش ترا نام
لولاکؐ کے دولہا کی یہ عظمت بھی بڑی ہے

نسبت سے ہی ملتا ہے زمانے کا یہ توشہ
گر شانِ کریمی ہے تو شوکت بھی بڑی ہے

سایہ ہی سدا کرتے رہے سارے جہاں پر
شفقت بھی بڑی تھی تو عنائت بھی بڑی ہے

ثانی تو کہاں سایہ بھی دنیا میں نہیں تھا
اور نسبتِ اللہ سے عبادت بھی بڑی ہے

بطحا کے چراغوں سے سدا عشق رکھوں گا
شہزادؔ نبیؐ سے مری الفت بھی بڑی ہے



توبہ کا در کھلا تھا مدینے کے نگر میں
کیا کچھ ہے نظر آیا مدینے کے سفر میں

اک بار مدینے سے ذرا ہو کے تو آؤ
ہر چیز ہی ڈھل جاتی ہے طیبہ کے اثر میں

بطحا کے سوا اور نظر کچھ نہیں آتا
تصویرِ مدینہ جو اتر آئے نظر میں

کچھ یاد نہیں رہتا ہے اُس شہر میں جا کر
اک عشق حقیقی ہے وہاں شام و سحر میں

کیا عشقِ مدینہ میں شب و روز تھے میرے
اب کوئی بھی جچتا نہیں شہزاد نظر میں



میرے گھر کا ہو جو در شہرِ مدینہ کی طرف
جم رہے میری نظر شہرِ مدینہ کی طرف

کاش مل جائے مدینے کی قرابت آقا
کاش اپنا بھی ہو گھر شہرِ مدینہ کی طرف

پوچھتے کیا ہو کہ کس سمت سفر ہے اپنا
اپنی ہر راہگزر شہرِ مدینہ کی طرف

میں تو ہر وقت ہی بس صلِّ علیٰ لکھتا ہوں
"سطرِ مدحت کا سفر شہرِ مدینہ کی طرف"

ایسا لگتا ہے مدینہ ہوئی سب کی منزل
چل پڑے سارے بشر شہرِ مدینہ کی طرف

گنبدِ خضرٰی ہی ہر وقت نظر آتا ہے
رات ہو یا کہ سحر شہرِ مدینہ کی طرف

آخری دل کی تمنا ہے تو اتنی شہزادؔ
جائیں ہم بارِ دگر شہرِ مدینہ کی طرف

(جناب کوثر علی کے مصرع پر کہی گئی نعت شریف)



جیسے جہان سارا یہ ایوانِ نعت ہے
ہاتھوں میں اس طرح مرے دیوانِ نعت ہے

لکھ لکھ کے کر رہا ہوں روانہ جو رات دن
یہ جذبہ ہے مرا کہ جو قربانِ نعت ہے

ہر منزلِ حیات کا در ہے کھلا ہوا
"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہم لازمی منائیں گے میلادِ مصطفیٰؐ
یہ رونقِ جہان بھی سامانِ نعت ہے

خوشبو دیارِ دل میں جو پھیلی ہے چارسو
خوشبو نہیں ہے یہ مرا ایمانِ نعت ہے

جاری ہے ایک عرصہ سے جو شہرِ نعت میں
یہ شاعری نہیں ہے یہ فیضانِ نعت ہے

ہر دل میں بس گئی ہے عقیدت حضورؐ کی
ہر شخص اپنی ذات میں سلطانِ نعت ہے

کرتا ہوں جان و دل سے میں تحریر نعت جو
وجہِ تجلیات ہے امکانِ نعت ہے

سیرت کے واقعات پہ قربان جاؤں میں
جو مصطفیٰؐ کی شان کے شایانِ نعت ہے

بڑھیا سے لے کے حضرت حسانؓ کی نعت تک
ہر ایک واقعہ قربان نعت ہے

صلِّ علیٰ کا وِرد زباں پر ہے صبح و شام
شہزاد بیگ آپؐ کا دربانِ نعت ہے

(جناب ابوالحسن خاور کے مصرع پر کہی گئی نعت شریف)



یہ عطا مجھ پہ سدا رحمتِ باری کی ہے
دل و جاں سے جو شہاؐ نعت نگاری کی ہے



عشق ہمارا اور بھی کامل ہو جائے
الفت اُنؐ کی گر جو حاصل ہو جائے

شہرِ طیبہ جانا ہے اک خوش بختی
جس نے جانا ہے وہ شامل ہو جائے

اُن کی مدحت میں جو کھوئے رہتے ہیں
سوچ ہماری کاش یہ کامل ہو جائے

دل کی بات سناؤں کس کو میں شہزادؔ
اپنا عشق ہی آقا عامل ہو جائے



آنکھوں میں ہیں جو اشکِ عبادت مرے آقاؐ
ہے دل میں ندامت ہی ندامت مرے آقاؐ

دنیا ہمیں مطلوب تھی اب آپؐ ہیں مطلوب
اب اور ہی کچھ پائی ہے قسمت مرے آقاؐ

ہردم ہے رگ و پے میں محبت ترےؐ در کی
جاتی ہی نہیں اب تو حلاوت مرے آقاؐ

میں نور کہوں یا کہ بشر اس سے غرض کیا
ہے دل میں سدا فرطِ عقیدت مرے آقاؐ

لیتا ہوں ترا نام تو ہو جاتا ہوں روشن
منسوب سے آگے کی ہے نسبت مرے آقاؐ

مانگی ہے عطا آپؐ سے جب بھی کوئی شہزاؔد
پائی ہے سوا آپؐ کی چاہت مرے آقاؐ



وردِ زباں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ
میری اذاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

رہتی دنیا تک ہے نقش وفا کا جو
نقشِ اماں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

حُب نبیؐ کی خوشبو ہر سو پھیلی ہے
جانِ جہاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

کیسی کیسی نعت کہی ہے لوگوں نے
روحِ زماں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

آپؐ کا نام تو ہر بندہ ہی لیتا ہے
عشق کی جاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

جس پر قرباں امّت کے افراد ہیں سب
تیراؐ مکاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

روشنیوں کا نور منارہ کیا کہنے
نور فشاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ

جس سے نسبتِ اول ہے شہزادؔ مجھے
میرا بیاں ہے نعتِ محمدؐ صلِّ علیٰ



اب جو آقاؐ کی دید ہو جائے
صبح کل میری عید ہو جائے

ورد کرتا پھروں درودوں کا
ایسی حالت شدید ہو جائے

ہر دعا کی مراد پاؤں میں
وقت ہر اک سعید ہو جائے

یہ جو بخشش کی آس ہے آفتؔا
زندگی میں نوید ہو جائے

میرے لکھے کا یوں بھرم رہ جائے
شعر خود ہی کشید ہو جائے

نعت اس بار جو کہوں شہزادؔ
میرا لہجہ جدید ہو جائے

اظہار تشکر

میں نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلیِ علیٰ پر لکھے گئے مضامین پر درج ذیل تمام اہل قلم کا دل وجان سے شکر گذار ہوں جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات میں سے میرے لئے وقت نکالا۔

جناب افتخار عارف

جناب ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

جناب سلیم کوثر

جناب محمد افسر ساجد

جناب ڈاکٹر محمد انعام الحق جاوید

جناب جلیل عالی

جناب ناصر علی سید

جناب سید زبیب مسعود شاہ بخاری

جناب تنویر سحری

جناب زاہد فخری

جناب سرور حسین نقشبندی

جناب ڈاکٹر شبیر احمد قادری

جناب پروفیسر محمد طاہر صدیقی

جناب پروفیسر ریاض احمد قادری

مصنف......... 7220 791 300 92+

نعتِ محمد صلِ علیٰ ﷺ

شہزاد بیگ ''شہرِ خاشاک''، ''میری آنکھیں'' اور ''تہمت'' جیسے خوش گوار و دل آویز شعری مجموعوں کے بعد ''نعتِ محمد صلِ علیٰ'' کے عنوان سے نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اپنے ثنائیہ کلام کے ساتھ حاضر ہو رہے ہیں اور یہ بات ان کے لیے سعادت و شرف، امتیاز اور افتخار کی ہے۔ اُردو ادب کی صدیوں کو محیط شاعری کے سفر میں قیام پاکستان کے بعد شعرائے گرامی نے حمد، نعت و منقبت و سلام کا جو سرمایہ تخلیق کیا ہے پوری تاریخ میں اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اپنے وجود کی بنیادی شناختوں میں عقیدہ و عقیدت کا اظہار لفظ کو حرمت و معنویت عطا کرتا ہے۔ شہزاد بیگ کی تریسٹھ (63) نعتیں سرکار دو عالم آقا حضور ﷺ سے ان کے تعلق خاص کو ظاہر کرتی ہیں۔ تریسٹھ (63) کا عدد نبی مکرم ﷺ کی اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کے برسوں سے ماخوذ ہے۔ اسلامی دنیا اپنے اپنے طور پر حضور ﷺ کی نسبتوں کا احترام کرتی ہے۔ اللہ کریم شہزاد بیگ کے اخلاص و انہماک میں اور اضافہ کرے۔ روحانی واردات، ادبی محاسن کے ساتھ پیش کردی جائیں تو اہلِ فکر و نظر میں لائق توجہ ٹھہرتی ہیں۔

(افتخار عارف)

پرائڈ آو پرفارمنس، ہلالِ امتیاز، ستارۂ امتیاز

ISBN#978-9132-23-0
Ekai Publishers

ISBN # 978 696 9132 30-8